وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحديث)

مولانا محمد عطاء اللہ بندیالوی کے رسالہ حیاۃ النبی کا جواب

جدید فرقہ اشاعتی کے

تخیّلات ونظریات

اور

۱۰۵ سوالات

از افادات:

محقق العصر، استاذ العلماء
حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی عبد المعید رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:
جناب قاری محمد عاصم حنفی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جدید فرقہ اشاعتی کے تخیلات ونظریات

اور

دوسری قسط

105 سوالات

مصدقہ

جانشین حضرت اوکاڑوی سلطان المناظرین حضرت علامہ

علامہ مفتی محمد انور صاحب اوکاڑوی دامت برکاتہم

از افادات:

محقق العصر حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی عبدالمعید صاحب

خطیب مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ۱ سرگودھا

مرتبہ

قاری محمد عاصم حنفی

مدرس جامعہ ... سرگودھا

شائع کردہ:

بزم قاسمی واتحاد اہلسنت والجماعت سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی عبدالمعید رحمۃ اللہ علیہ سرگودہا

وفات: ۱۵ ستمبر ۲۰۱۵ء

آپ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی کے پوتا اور حضرت مولانا مفتی احمد سعید سرگودھوی کے صاحبزادہ تھے۔ آپ نے ''جدید اشاعتی فرقہ کے تخیلات ونظریات'' کے نام پر تین حصوں پر رسالے تحریر فرمائے۔ پہلے حصہ میں اشاعۃ التوحید کے حضرات پر ۷۵ سوال کئے۔ اس دوسرے حصہ میں مزید ایک سو پانچ سوال کئے۔ حصہ اوّل اور حصہ دوم میں کل ایک سو اسی سوالات ہوگئے۔ اس رسالہ کو بھی اس مجموعہ میں شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصدیق

سلطان المناظرین، رئیس المتکلمین، شمس المحققین، جانشین حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد انور صفدر اوکاڑوی صاحب دامت برکاتہم

استاذ درجہ تخصص جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد!

بندہ نے استاذ العلماء محقق العصر حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی عبدالمعید صاحب زید مجدہ کا رسالہ "فرقہ اشاعتی کے تخیلات ونظریات" حصہ دوم کا مطالعہ کیا۔ دفاع مسلک اہلسنت کا ماشاءاللہ خوب حق ادا کر کے اہلسنت کے فرض کفایہ کے قرض کو باحسن طریق ادا کیا ہے۔ امید ہے کہ جس طرح اس رسالہ سے اہلسنت والجماعت کے عقائد متعلقہ برزخ کی حفاظت ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی مخالف تعصب کو دور کر کے مطالعہ کرے گا تو اس کے شبہات کے ازالہ کے لئے بھی یہ تریاق ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام اہلسنت کی طرف سے مصنف کو جزائے خیر عطاء فرمائے اور اس رسالہ کو شرف قبولیت بخشیں، اہلسنت حضرات سے التماس ہے کہ وقت کی ضرورت کے پیش نظر اس رسالہ کو عام کرنے کی کوشش کریں۔

فقط: کتبہ محمد انور اوکاڑوی غفرلہ جامعہ خیر المدارس ملتان

۷ رجولائی ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس ناچیز کو رسالہ تخیلات ونظریات کی دوسری قسط شائع کرنے کی توفیق عطاء فرمائی اور میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ استاذیم حضرت مفتی (عبدالمعید) صاحب کا علمی مواد (جو اس ناچیز نے سبقاً حاصل کیا اور رسالہ کی صورت میں آپ کے سامنے پیش کیا) سنی برادران بالخصوص علماء کرام وطلباء عظام کے ہاں اتنا مقبول ہوگا ہر آنے والا مجھے دعائیں دینے کے ساتھ ساتھ دوسری قسط جلد شائع کرنے کا اصرار بھی کرے گا۔

رسالہ کی پہلی قسط شائع ہوتے ہی مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ کے علاوہ چکوال، ہرنولی، قائدآباد، واں بھچراں، گنجیال، اتراء اور خوشاب کے ساتھ ساتھ ملتان کے اکثر مکتبہ والوں نے رابطہ قائم کیا اور کتاب وصول کی اور بقیہ اقساط میں اپنے مکتبہ کا پتہ لکھنے کی بھی خواہش ظاہر کی یہ سب میرے رب کا فضل ہے کہ اس نے اپنے پیارے محبوب خاتم الانبیاء علیہ السلام کی برزخی حیات طیبہ کے صحیح عقیدہ کے تحفظ کا کام اس ناچیز سے لیا اسی کی توفیق سے اور استاذی المکرم کی نظر شفقت وعنایت سے مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کے رسالہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کی دوسری قسط جدید فرقہ اشاعتی کی تخیلات ونظریات آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ رب العالمین استاذی

المکرم حضرت مفتی صاحب کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور بندہ ناچیز کی اس سعی کو ذریعہ نجات بنائے۔ امین! بجاہ النبی الکریم! (قاری) محمد عاصم حنفی عنہ مدرس سراج العلوم وصدر بزم قاسمی بلاک نمبر ا سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

(عبارت) ''حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا مجھ سے احکام سیکھ لو، ہوسکتا ہے آئندہ سال میں تمہیں نہ دیکھ سکوں، کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ حضور ﷺ قبر پر آنے والے کو دیکھتے ہیں۔'' (رسالہ حیات النبی ﷺ ص ۱)

(ناظرین) مولانا بندیالوی صاحب اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ قبر مبارک میں اپنے جسم اقدس کے ساتھ زندہ نہیں ہیں۔ اگر زندہ ہوتے تو حجۃ الوداع کے خطبہ کے موقع پر یہ نہ فرماتے کہ آئندہ سال میں تمہیں نہ دیکھ سکوں گا اس پر حسب ذیل سوالات ہیں۔

(سابقہ ۷۵ سوالات جن میں سے ایک کا بھی تحریری جواب نہیں آیا لہٰذا ان کو بھی قائم رکھا جاتا ہے۔ حنفی)

۷۶۔ سوال نمبر ا: حجۃ الوداع کا خطبہ عالم دنیا میں ہوا تھا یا عالم برزخ یعنی قبر میں؟

۷۷۔ سوال نمبر ۲: قبر مبارک میں حیات عالم برزخ یعنی میرے والے جہان میں ہے یا عالم دنیا والے جہان میں؟

۷۸۔ سوال نمبر ۳: کیا مرنے کے بعد قبر سے آکر کوئی حج کرسکتا ہے؟ خطبہ دے سکتا ہے؟ اور احکام سکھا سکتا ہے یا نہ؟

۷۹۔ سوال نمبر ۴: یہ بھی فرمائیں کہ کیا بعد از وفات دنیا بھی حضور احکام سکھانے کے مکلف ہیں یا نہ؟ اگر نہیں اور یقیناً مکلف نہیں ہیں تو خدارا کچھ تو سوچیں کہ کس ذات عالی کے عالی فرمان کو کھینچ تان کر اتنا غلط مفہوم سیدھے سادے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہو: اسے گستاخی نہ کہوں تو کیا کہوں، حدیث کے الفاظ پر غور کرو کہ مجھ سے احکام سیکھ لو۔ الخ!

اس سے واضح ہو رہا ہے کہ ایسی رؤیت جس میں احکام سیکھنے والا سلسلہ بھی قائم ہو وہ رؤیت نہ ہوگی یعنی دنیوی رؤیت نہ ہوگی۔ کیونکہ بعد از وفات حضور ﷺ برزخ یعنی پردے والے جہان میں ہیں اور قبر منور میں بے شک بجسدہٖ وروحہٖ زندہ موجود ہیں اور قبر مبارک پر حاضر ہونے والوں کو آپ بے شک جانتے بھی ہیں کہ قبر میں حضور ﷺ کسی قسم کے مکلف نہیں ہیں جب مکلف نہیں تو لامحالہ دنیا میں ہی احکام سکھانے ہیں۔ اسی لئے حضور علیہ السلام عالم دنیا میں ۱۰ھ (آخری سال) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دینی احکام سیکھنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ رہا مسئلہ دنیا جیسی حیات کا تو اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں کہ قبر میں احکام سکھاتے ہیں۔ تفصیل پہلی قسط میں ہے اور آگے بھی بیان ہوگی۔ ان شاء اللہ!

(عبارت) اسی صفحہ میں مولانا حضور ﷺ کا فرمان پیش کرتے ہیں کہ: ''ایک بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دو باتوں میں سے ایک بات کا یا تو وہ دنیا کی رونق کو پسند کرے یا پھر جو کچھ میرے پاس ہے اسے پسند کرے۔ پھر اس بندے نے وہ چیز اختیار کی جو اللہ کے پاس ہے دوسری روایت میں ہے۔ پھر اس نے آخرت کی زندگی کو پسند کرلیا۔'' (رسالہ ص ۱)

ان احادیث سے بھی مولانا حضور ﷺ کی قبر منور میں جسمانی حیات کی نفی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔اس پر حسب ذیل سوالات ہیں۔

۸۰۔سوال نمبر ۵: مولانا مذکور کی پیش کردہ حدیث کہ اللہ کے پاس ہے۔الخ!

اس پر سوال یہ ہے کہ کیا قبر منور میں حضور ﷺ کا جسم مبارک اللہ کے پاس نہیں ہے؟ جب کہ جسم مبارک بھی جنت میں اور اعلیٰ علیین میں مثالی جسم بھی جنت میں۔

۸۱۔سوال نمبر ۶: فرقہ اشاعتیوں کے پاس کون سی دلیل ہے کہ مثالی جسم تو جنت میں ہے جس کی وجہ سے وہ اللہ کے پاس ہے اور حضور ﷺ کا حقیقی جسم مبارک جنت میں نہیں جس کی وجہ سے وہ جسم مبارک اللہ کے پاس نہیں؟ جب کہ صحیح بخاری شریف میں خود حضور ﷺ کے فرمان مبارک سے اس قبر منور کا جنت ہونا ثابت ہے باقی اشاعتیوں کا کہنا کہ قبر منور والی جگہ مشرکوں کا قبرستان تو اس کے متعلق۔

چیلنج: ہمارا چیلنج ہے کہ مخصوص جگہ صرف جنت ہی نہیں بلکہ پوری جنت کرسی اور عرش معلیٰ سے بھی زیادہ اعلیٰ اولیٰ،افضل واشرف،اکرم واعظم،انور واکبر ہے۔اس کے خلاف کہنے والا جب چاہے ہم سے بات کر سکتا ہے، باقی مولانا بندیالوی صاحب کی پیش کردہ دوسری روایت کہ پھر اس نے یعنی حضور علیہ السلام نے آخرت کی زندگی کو پسند کر لیا۔اس پر صرف اتنی عرض ہے کہ:

۸۲۔سوال نمبر ۷: کیا آخرت کا اطلاق عالم برزخ پر ہوتا ہے یا نہیں؟

۸۳۔سوال نمبر ۸: اگر ہوتا ہے تو جیسے عالم برزخ میں اعلیٰ علیین ہے اور اس میں مثالی جسم ہے اسی طرح اس برزخ والے جہان میں حضور ﷺ کی قبر مبارک بھی ہے اور اس میں اصلی جسم اقدس بھی ہے کیا فرقہ اشاعتیوں کے پاس کوئی دلیل قطعی ہے کہ جس سے قبر مبارک کو ہی عالم برزخ سے خارج کر دیا جائے تاکہ حدیث شریف میں لفظ آخرت سے حضور ﷺ کا جسم مبارک مراد نہ لیا جائے صرف مثالی جسم ہی مراد لیا جائے۔

فرض کریں

۸۴۔سوال نمبر ۹: کہ آخرت کی پسندیدہ زندگی سے مراد فقط اعلیٰ علیین والی جنت ہے (نہ کہ قبر منور والی جنت) تو جیسے ہمیں علم ہے حضور علیہ السلام کو تو بطریق اولیٰ اس بات کا علم تھا کہ اعلیٰ علیین میں مثالی جسم ہے تو اب سوال یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے جسم سے نقلی جسم کو ترجیح کیوں دی۔؟ (بقول آپ کے) جب کہ از آدم تا قیامت کوئی انسان بلکہ کوئی اور بھی فرقہ اشاعتی والے ثابت نہیں کر سکتے کہ اپنے جسم کو چھوڑ کر مثالی نقلی جسم کو ترجیح دے۔

۸۵۔سوال نمبر ۱۰: اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مثالی جسم کو ترجیح نہیں دی (جیسا کہ ہمارا مسلک ہے) بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی منشاء کے خلاف اور حضور ﷺ کے پسندیدہ محبوب اپنے اصلی جسم کے خلاف مثالی جسم کی ترجیح دی تو یہ زندگی تو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہوئی نہ کہ حضور ﷺ تو اب سوال یہ کہ اشاعتیوں کی پیش کردہ حدیث کہ حضور ﷺ نے آخرت کی زندگی کو پسند کر لیا،اس کا مطلب کیسے صحیح ہوگا؟ الغرض! اگر آخرت کی پسندیدہ زندگی ثابت کریں تو حضور ﷺ کی جسمانی،حقیقی،حسی زندگی ثابت ہوتی ہے اور اگر حقیقی،جسمانی،حسی زندگی کی نفی کریں تو آخرت کی پسندیدہ زندگی کی خود بخود نفی ہوتی ہے۔تفکر!

۸۶۔سوال نمبر ۱۱: پھر فرض کریں کہ آخرت کی پسندیدہ زندگی سے فقط اعلیٰ علیین کی جنت ہے۔ (نہ کہ قبر منورکی) تو جیسے فرقہ اشاعتیوں پر مذکورہ خیال شریف یا نظریہ مبارکہ کا الہام ہوا ہے یقیناً اس سے قبل حضور پاک کو اس کی وحی ہوئی ہوگی اور یہ پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ذی شعور اپنے جسم اصلی کو ہی ہر نعمت میں ترجیح دیتا ہے تو اب سوال یہ ہے کہ کیا حضور ﷺ نے وفات سے قبل برزخی بے شمار نعمت خداوندی کے حصول کے لئے اپنے جسم مبارک کو اعلیٰ علیین میں پہنچانے کی اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کی؟ دعا کی ہے یا نہ؟

۸۷۔سوال نمبر ۱۲: اگر دعا کی ہے تو کسی کتاب میں ہے؟ کتاب کا نام اور حدیث پیش کریں؟

۸۸۔سوال نمبر ۱۳: اور اگر دعا نہیں کی بلکہ مثالی جسم میں ہی اپنے روح مبارک کے قرار اور نعمتوں کے حصول کو پسند کیا تو کیوں؟ آخر اس میں نکتہ کیا ہے؟ کہ جب عبادات، طاعات، مشکلات وتکالیف پر صبر کا وقت تھا تو اصلی جسم مبارک اور جب بے شمار نعمتوں کے حصول اور قرب خداوندی کی وجہ سے مکمل قرار وسکون کا وقت آیا تو مثالی جسم کو پسند کرلیا۔ لاحول ولاقوۃ!

قرآن مجید کا سہارا لے کر گستاخی رسول کا عجب انداز

(عبارت) قرآن مجید نے بھی اخروی زندگی کو دنیوی زندگی سے بہتر اور اعلیٰ قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے: ’’بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا والاٰخرۃ خیر وابقی‘‘ (ترجمہ) بلکہ تم دنیا کی حیات کو ترجیح دیتے ہو اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقاوالی ہے۔‘‘ (رسالہ حیات النبی ۲) اس پر حسب ذیل سوالات ہیں۔

۸۹۔سوال نمبر ۱۴: کیا حضور ﷺ نے کبھی آخرت کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہے؟

۹۰۔سوال نمبر ۱۵: کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دنیاوی زندگانی کو ترجیح دی ہے؟

۹۱۔سوال نمبر ۱۶: کیا موجودہ دور کا کوئی سچا مؤمن مجاہد آخرت کے مقابلہ میں دنیوی زندگی کو ترجیح دے سکتا ہے؟

۹۲۔سوال نمبر ۱۷: حیات النبی ﷺ کا مقدس ومطہر عنوان دے کر اپنے نظریے کے ثبوت کے لئے قرآن مجید کی جو پہلی آیت کریمہ بطور دلیل کے پیش کی ہے جس کا ترجمہ یوں کیا: ’’بلکہ تم دنیا کی حیات کو ترجیح دیتے ہو۔ الخ!‘‘ اس ترجمہ میں لفظ تم سے مراد کون لوگ ہیں؟ حضور علیہ السلام یا مؤمنین؟ یا کفار؟ جب کہ ہمارا دعویٰ کہ مذکورہ آیت کریمہ کفار کے متعلق نازل کی گئی ہے۔ کفار ہی بدبخت وبدنصیب تھے جو دنیوی حیات کو ترجیح دیتے تھے۔ کسی بھی مفسر قرآن نے حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلکہ عام مؤمنین کو مذکورہ آیت کریمہ کا مصداق نہیں ٹھہرایا۔

برادران اہلسنت والجماعت! ہمیں آج تک یہ بات سمجھ نہ آئی کہ فرقہ اشاعتی والے اپنے تخیلات ونظریات کے ثبوت کے لئے جب قرآن کریم کا سہارا لیتے ہیں تو بطور دلیل کے وہ آیات کریمہ پیش کرتے ہیں۔ جن میں اکثر آیات مبارکہ کا حضور ﷺ کی ذات اقدس سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا بلکہ آیات مقدسہ کا سیاق وسباق بتاتا ہے کہ وہ آیات کریمہ کافروں کے متعلق نازل کی گئی ہیں۔ جیسے مذکورہ آیات کریمہ کہ اس سے بالاتفاق کافر مراد ہیں۔ مگر اشاعتیوں کا عقل سلیم اور فہم فطین دیکھیں کہ انہی آیات کو حضور علیہ السلام کی ذات عالی پر فٹ کرکے اپنا مدعیٰ ثابت کرتے ہیں اور سیدھے سادھے لوگوں پر یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے پاس قرآن پاک ہے اور دیوبندیوں کے پاس قولے قولیاں، مولانا بندیالوی صاحب کی دوسری قرآنی دلیل جو اس کے بعد کی پیش کی۔ اس میں بالاتفاق

حضور ﷺ مراد ہیں۔مگر اس آیت کریمہ میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ حضور ﷺ دنیاوی حیات کو ترجیح دیتے تھے بلکہ اس میں دوسرا اہم مضمون ہے جو حضور پاک ﷺ کی عظمت پر دلالت کرتا ہے مگر مولانا بندیالوی صاحب کا انصاف دیکھیں کہ حیات النبی ﷺ رسالہ میں دونوں آیتوں کو ترتیب وار حضور ﷺ پرفٹ کردیا۔اسے میں گستاخی نہ کہوں تو پھر کیا کہوں؟ العیاذ باللہ!

اسی طرح قرآن مجید کی آیت کریمہ ''انک لا تسمع الموتی'' میں لفظ موتی سے بالاتفاق حضور ﷺ مراد نہیں ہیں اور اسی طرح مومنین مسلمین بھی مراد نہیں ہیں مگر فرقہ اشاعتی والوں سے پوچھو تو فوراً آستین چڑھا کر میدان میں کود پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگرچہ آیت کریمہ کے نزول کے وقت حضور ﷺ زندہ تھے۔موتی میں شامل نہیں تھے۔اس لئے اس وقت موتی سے کفار مشرکین مراد تھے۔مگر دنیوی موت کے بعد تو حضور موتی (مردے) میں شامل ہوگئے۔لہٰذا جو حکم ربانی کافروں کے متعلق تھا۔اب وہی حکم حضور پاک ﷺ کے متعلق ہوگا (معاذ اللہ) یعنی حضور خاتم الانبیاء محبوب کائنات ﷺ کی موت مبارک اور کافروں کی موت میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح موت کے بعد والے احکام میں بھی کوئی فرق نہیں۔اللھم لا تجعلنا منھم! (آمین)

(عبارت) دوسری قرآنی دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''وللاخرۃ خیر لک من الاولی'' میرے پیغمبر آخرت آپ ﷺ کے لئے پہلی زندگی سے بہتر ہے۔ (رسالہ ص ۲)

برادران اہلسنت! مذکورہ آیت کریمہ جس میں صراحت ہے کہ آخرت بہتر ہے۔یہی اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ زندگی کا ہر آنے والا لمحہ پہلی زندگی سے بہتر ہے۔آخرت کی تشریح مع چند سوالات بندہ اس سے قبل پیش کر چکا ہے۔اپنے سنی بھائیوں کے شرح صدر کے لئے مزید فرقہ اشاعتی والوں سے صرف پانچ سوال عرض کرتا ہوں۔

۹۳۔سوال نمبر ۱۸: کیا اس میں اعلیٰ علیین کا ذکر ہے؟ مثالی جسم کا ذکر ہے؟ روح مبارک کی پرواز کا ذکر ہے؟

۹۴۔سوال نمبر ۱۹: کیا مذکورہ آخرت کا اطلاق عالم برزخ پر کرنا صحیح ہے یا غلط؟

۹۵۔سوال نمبر ۲۰: کیا حضور پاک ﷺ کی قبر منور عالم برزخ یعنی پردے والے جہان میں ہے یا نہ؟

۹۶۔سوال نمبر ۲۱: قرآن مجید میں ہے کہ آخرت بہتر ہے اور فرقہ اشاعتیوں کا خیال شریف ہے کہ آخرت میں اعلیٰ علیین اور اس میں مثالی یعنی نقلی جسم بہتر ہے جس کا پورے قرآن مجید میں ذکر تک نہیں ہے۔اب سوال یہ ہے کہ آپ مثالی جسم کی بہتری ثابت کریں؟ جب کہ ہم اہلسنت والجماعت بھی آخرت کی بہتری کے قائل ہیں۔مگر اس بہتری کے ظہور کے لئے ہم حضور پاک سید المرسلین ﷺ کا اپنا حقیقی اصلی جسم مبارک پیش کرتے ہیں۔ جس کے ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں عقلی نقلی دلائل موجود ہیں۔آپ مثالی جسم کی بہتری کی صرف ایک دلیل پیش کریں۔

۹۷۔سوال نمبر ۲۲: فرقہ اشاعتی والے اصلی جسم مبارک کے مقابلہ میں مثالی جسم کی بہتری کے ثبوت کے لئے کوئی ایک ضعیف در ضعیف مرفوع حدیث پیش کریں جو آپ کے مدعا کو صراحتاً ثابت کرے؟

منکر حیات خود ہیں مگر الزام ہم پر

(عبارت) آگے لکھتے ہیں: ''آج نبی کریم ﷺ کی ناپسندیدہ حیات (دنیوی حقیقی حسی جسمانی حیات) کے قائل حقیقتاً حیات النبی ﷺ کے منکر ہیں۔'' (رسالہ حیات النبی ۲)

برادران اہلسنت والجماعت! مولانا عطاء اللہ صاحب بندیالوی کا دعویٰ ہے کہ حضور علیہ السلام کی ناپسندیدہ حیات دنیوی، حقیقی، حسی جسمانی حیات ہے اور دوسرا دعویٰ ہے کہ مذکورہ حیات کے قائل حقیقتاً حیات النبی ﷺ کے منکر ہیں۔

(تشریح) دنیوی حیات سے ہم اہلسنت کی مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ برزخ یعنی قبر منور میں اسی دنیوی جسم مبارک کے ساتھ زندہ ہیں اور حقیقی حیات سے ہماری مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی یہ حیات حقیقی ہے نہ کہ مجازی (جیسا کہ باحوالہ اسی کتاب کی پہلی قسط میں بیان ہو چکا ہے) اور حسی حیات سے ہماری مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اس حیات کے آثار اپنے جسم مبارک کے ہر عضو میں باقاعدہ محسوس کرتے ہیں۔ بخلاف مفلوج کے کہ جس عضو میں فالج ہوتا ہے، اس میں وہ حیات کے آثار محسوس نہیں کرتا اور جسمانی حیات سے ہماری مراد یہ ہے کہ یہ حیات باقاعدہ جسم میں ہے یعنی جسم مبارک کے علاوہ فقط روحانی حیات نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے۔ اس مختصر تشریح کے بعد مولانا بندیالوی صاحب کے دعویٰ پر غور کریں کہ حضور علیہ السلام کی ناپسندیدہ حیات دنیوی حسی جسمانی حیات ہے یعنی حضور پاک علیہ السلام کو دنیوی حیات پسند نہیں بلکہ مثالی حیات پسند ہے حقیقی حیات پسند نہیں بلکہ مجازی حیات پسند ہے حسی حیات پسند نہیں بلکہ غیر حسی حیات پسند ہے جسمانی حیات پسند نہیں بلکہ روحانی حیات پسند ہے۔

(ناظرین) از آدم علیہ السلام تا حال کوئی عامی انسان بھی ایسا نہیں کہ جس کو اپنے جسم سے محبت نہ ہو اور جسمانی حیات کو پسند نہ کرتا ہو یا جسمانی حسی حیات کو پسند نہ کرتا ہو نہ ایسا انسان پیدا ہوا ہے اور نہ قیامت تک ایسا بدنصیب وبدبخت انسان پیدا ہوگا جو اپنے حقیقی دنیوی حسی جسم سے محبت نہ کرتا ہو اور دوسرے مثالی غیر حسی جسم کو ترجیح دیتا ہو۔ یہ تو عام انسان کے جسم کی بات ہے جو کہ مسلمہ ہے اور حضور اکرم ﷺ کا جسم مبارک جو تمام جسموں کا سردار ہے بلکہ تمام اجسام کو حضور ﷺ کے جسم مبارک کے صدقہ میں وجود ملا ہے اور حضور علیہ السلام کا جسم مبارک! جس نے سب سے زیادہ اللہ کا قرب حاصل کیا اور سب سے زیادہ اپنے رب ذوالجلال کو راضی کیا اور سب سے زیادہ اپنے معبود برحق کی عبادت کی اور سب سے زیادہ اپنے منعم حقیقی کی اطاعت کی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربانیاں دیں اور سب سے زیادہ تکالیف برداشت کیں اور سب سے زیادہ دعوت وتبلیغ کا کام کیا اور سب سے زیادہ اس دعوت وتبلیغ میں اعلاء کلمۃ اللہ میں کامیابیاں حاصل کیں۔ اس مبارک منور معلیٰ مقدس ومطہر جسم میں حیات حضور پاک علیہ السلام کو پسند نہ ہو اور اس کے مقابلہ میں مثالی نقلی وہ جسم جس نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی اس میں حیات پسند ہو۔

یقین جانیں میرے بھائیو! مولانا بندیالوی صاحب ویسے تو شروع رسالہ سے ہی اشارۃً وکنایۃً یہ کوشش کر رہے تھے کہ مثالی جسم کی فضیلت اور اعلیٰ علیین کی قبر منور کے مقابلہ میں فضیلت ظاہر ہو جائے مگر یہاں صراحتہ حضور علیہ السلام کی اپنے جسم مبارک کی فضیلت وبرتری کی تردید ان الفاظ میں کی کہ یہ حیات حضور علیہ السلام کو پسند ہی نہیں اور اس حیات کے قائل حقیقتاً حیات النبی ﷺ کے منکر ہیں گویا حضور علیہ السلام کی اپنے جسم مبارک میں حیات ہی نہیں بلکہ حقیقتاً حیات وہ ہی حیات ہے جو اعلیٰ علیین میں مثالی جسم کے ساتھ ہو۔ یہ اتنی بڑی گستاخی ہے جس کو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ العیاذ باللہ!

مولانا بندیالوی کی امام الانبیاء ﷺ کے جسد اطہر سے بے مثال محبت

۹۸۔ سوال نمبر ۲۳: اشاعتیوں کے جدید محقق مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کو اپنے جسم سے زیادہ محبت ہے یا مثالی جسم سے؟ اشاعتیوں کا عقل کیا کہتا ہے؟ کیا مثالی جسم میں رہنا پسند کریں گے؟

۹۹۔ سوال نمبر ۲۴: آخر امام الانبیاء شفیع المذنبین کے جسم مبارک سے مولانا بندیالوی صاحب کو اتنی بے مثال محبت کیوں ہے؟ کہ بجسد حیات حضور ﷺ کو پسند ہی نہیں۔ مولانا مذکور کو ایسا خیال بے ملال کیوں کب اور کیسے آیا؟

۱۰۰۔ سوال نمبر ۲۵: مولانا مذکور کے خیال شریف کو ملحوظ رکھ کر اگر کوئی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم نبوت کا دعویٰ کرے کہ ان کی حیات اصلی حقیقی جسم کو ہے جس کی وجہ سے یہ حیات افضل ہے اور افضل مفضول کی اتباع نہیں کرتا بلکہ مفضول افضل کی اتباع کرتا ہے۔ لہٰذا شریعت عیسوی افضل اور انجیل بھی افضل ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی افضلیت کی وجہ سے۔ تو بتایئے اس عیسائی کو آپ مسکت جواب کیا دیں گے؟ خدارا خیالی پلاؤ کو چھوڑیں اور ان تخیلات ونظریات کو از خود ترک کر کے اکابر علماء دیوبند کے اجماعی عقائد کو تسلیم کر لیں۔ اسی میں نجات ہے۔

۱۰۱۔ سوال نمبر ۲۶: حضور خاتم المرسلین ﷺ کے جسم مبارک نے (معاذ اللہ) ایسا کون سا کام کیا ہے کہ جس کی وجہ سے حضور ﷺ کو اپنے جسم مبارک میں حیات پسند ہی نہیں؟ یعنی حقیقی حیات پسند نہیں بلکہ مجازی حیات پسند ہے؟

فرمان رسول ﷺ کے معنیٰ میں ردوبدل اور جدید تحقیق عمیق

عبارت: آگے لکھتے ہیں کہ: ”حضور علیہ السلام نے فرمایا ”اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی“ ”اے اللہ میری مغفرت فرما یا مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔“ (رسالہ ص ۲)

برادران اہلسنت! مؤلف مذکور صاحب نے ایک اور جدید تحقیق پیش کر دی کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مغفرت اور رحمت میں سے ایک کی دعا کی کہ یا میری مغفرت فرما، یا مجھ پر رحم کر۔ مولانا صاحب کے دل میں جو خیال شریف آتا ہے وہ ہی حرف آخر ہو جاتا ہے اور اپنے رسالہ میں لکھ کر عوام کے سامنے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ یہ علامہ صاحب کی تحقیقات ہیں۔ حالانکہ سابقہ تحقیقات کی طرح یہ تحقیق بھی بالکل غلط ہے۔ اصلی ترجمہ یوں ہے:
”اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔“

۱۰۲۔ سوال نمبر ۲۷: فرمائیں مغفرت تامہ جسم مع الروح کی ہوتی ہے یا روح کی؟

۱۰۳۔ سوال نمبر ۲۸: فرمائیں رحمت کا مظہر اتم جسم مع روح پر ہوتا ہے یا فقط روح پر؟

۱۰۴۔ سوال نمبر ۲۹: کبھی مولانا صاحب کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا جسم مبارک محفوظ ہے۔ مگر روح نہیں کبھی کہتے ہیں کہ جسم تروتازہ ہے مگر روح نہیں کبھی کہتے ہیں قبر منور اور کبھی مشرکوں کا قبرستان اور کبھی کہتے ہیں کہ جسمانی حیات کا قائل حقیقتاً حیات النبی ﷺ کا ہی منکر ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے رحمت اور مغفرت میں سے ایک کی دعاء کی ہے۔ آخر مولانا صاحب کے ایسے تخیلات ونظریات کب ختم ہوں گے؟ اور حضور کے جسم مبارک کو کیا سمجھ کر حضور ﷺ کی روح سے دور کیا جا رہا ہے؟

۱۰۵۔ سوال نمبر ۳۰: مولانا بندیالوی صاحب کے متعلق ان کا مرید خاص اگر یہ دعا مانگے کہ یا اللہ مولانا صاحب پر رحم کر، مگر ان کی مغفرت۔ کیا مرید کا ایسے دعا کرنا جائز ہے یا نہ؟

۱۰۶۔سوال نمبر ۳۱: اگر مذکورہ دعا جائز تو نہیں کیوں؟ اور حضور پاک ﷺ کے لئے ایسی دعا کا جواز کیوں؟ یعنی جب حضور ﷺ کی موت مبارک اور موت کے بعد کے احکام اور دیگر انسانوں کی موت اور موت کے بعد کے احکام میں کوئی فرق نہیں (بقول آپ کے) تو مذکورہ دعا میں کیوں فرق ہے؟

مولانا بندیالوی صاحب کی نرالی توحید

۱۰۷۔سوال نمبر ۳۲: باقی ''الرفیق الاعلی'' کی مولانا بندیالوی صاحب نے تشریح نہیں کی کہ وہ اس سے کیا مراد لیتے ہیں کہ جس کی وجہ سے دنیوی جسم مبارک کی حیات کی نفی اور مثالی روحانی کا اثبات ہوتا ہو۔اس لئے مؤدبانہ عرض ہے کہ آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟

۱۰۸۔سوال نمبر ۳۳: اگر فرقہ اشاعتی والے رفیق اعلیٰ سے کوئی خاص مقام مراد لیتے ہیں کہ جس کا نام الرفیق الاعلیٰ ہے تو سوال یہ ہے کہ وہ بلند وبالا مقام کیا اس جنت میں موجود ہے؟ جو جنت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطاء کی ہے؟

۱۰۹۔سوال نمبر ۳۴: عالم برزخ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو کون سی جنت عطاء کی ہے؟ اعلیٰ علیین والی یا روضہ رسول عربی ﷺ والی؟

۱۱۰۔سوال نمبر ۳۵: اگر اس رفاقت سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کی رفاقت ہے تو مؤدبانہ عرض ہے کہ کیا رب العالمین کی رفاقت فقط روح مبارک کے ساتھ ہے؟ کیا دنیوی جسم مبارک اور روح مبارک (دونوں) کے ساتھ نہیں ہے۔اس کو ثابت کریں؟

۱۱۱۔سوال نمبر ۳۶: فرمائیں مذکورہ دعا حضور اکرم ﷺ کی فقط روح مبارک نے مانگی تھی یا روح مبارک اور دنیوی جسم مبارک دونوں نے مانگی تھی؟ جب کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ کے دنیوی جسم مبارک اور روح مبارک دونوں نے دعا مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے دونوں کو رفیق اعلیٰ عطاء کر دیا اور یہ برزخ والے جہان (قبر منور میں) حاصل ہے۔

۱۱۲۔سوال نمبر ۳۷: حضور علیہ السلام کا دنیوی جسم مبارک اپنے لئے رفیق اعلیٰ کی دعا مانگے اور اللہ تعالیٰ مثالی جسم کو (جس نے کچھ بھی نہیں مانگا تھا) رفیق اعلیٰ عطا کر دے یعنی جس افضل واشرف، اکرم واعظم جسم نے مانگا اس کو تو نہ دے اور جس مفضول مثالی جسم نے نہیں مانگا اس کو دے دے۔کیا ایسے خیالات مولانا بندیالوی صاحب کے علاوہ کسی دوسرے کے دل میں آسکتے ہیں؟ یقین جانیں ہم دیوبندی اللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق ایسے خیالات کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔کیا توحید اسی کا نام ہے۔

نہ صدمے تم ہمیں دیتے نہ یوں فریاد ہم کرتے　　نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

(عبارت) آگے لکھتے ہیں کہ: ''ام المؤمنین کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ امام الانبیاء ﷺ نے اس دنیا کے رہنے والوں کی رفاقت کی بجائے ملاء اعلیٰ کی رفاقت کو پسند فرمایا۔'' (رسالہ حیات النبی ﷺ ص ۳)

(جواب) بے شک حضور علیہ السلام نے (اپنے حقیقی دنیوی جسمانی حسی حیات کے ساتھ) اس عالم دنیا کے رہنے والوں کی رفاقت کو پسند نہیں فرمایا بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رفاقت کو پسند فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے عالم برزخ یعنی قبر منور میں اسی حقیقی دنیوی جسمانی حسی حیات کے ساتھ امام الانبیاء ﷺ کو اپنی رفاقت عطاء فرمادی۔

فرقہ اشاعتی کے علامہ کا بڑا سوال اور اس کا جواب اور اس پر ہمارے سات سوال

(عبارت) آگے لکھتے ہیں کہ: ''امام الانبیاء ﷺ کے ان الفاظ پر غور فرمایئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھے آ کر ملو گی۔ بتایئے یہ ملاقات کہاں ہوئی؟'' (رسالت حیات النبی ص ۳)

(تشریح) مولانا بندیالوی صاحب نے بڑا منطقیانہ اور زوردار سوال کرنے کی کوشش کی ہے کہ چونکہ موت نام ہے انقطاع روح عن الجسد کا تو ان کی روح مبارک بھی اپنے جسم سے نکل گئی اور چونکہ روح مقید نہیں بلکہ آزاد ہوتی ہے تو اس طریقہ سے دونوں باپ بیٹی کی ارواح مقدسہ نے آپس میں ملاقات اعلیٰ علیین میں کی اور یہ ملاقات تب ہو سکتی ہے جب المھند میں درج شدہ تمام اکابر علماء اہلسنت علماء دیوبند کے عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے فرقہ اشاعۃ التوحید والسنہ کے خیال شریف یا نظریہ مبارک (یعنی روح زندہ ہے نہ کہ جسم) کو تسلیم کر لیں ورنہ بتایئے کہ یہ ملاقات کہاں ہوئی؟

برادران اہلسنت والجماعت! مولانا بندیالوی صاحب جب ہم پر سوال کرتے ہیں تو ہماری عید سعید ہو جاتی ہے اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ایک یہ کہ مولانا صاحب سوال کر کے ہم پر واضح کر دیتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا اور عوام پر ظاہر کیا تھا وہ اسی وجہ سے تھا کہ اگر کوئی میرے خیال شریف کو تسلیم نہ کرے تو ہم برملا پوچھتے ہیں کہ بتایئے، یہ ملاقات کہاں ہوئی؟ اور دوسری وجہ کہ مولانا بندیالوی صاحب سوال کے ذریعہ از خود اپنے ساتھیوں کو ہماری طرف متوجہ کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں حق ظاہر کرنے کا موقع فراہم ہو جاتا ہے اس لئے ہم سوالات سے نہیں گھبراتے بلکہ خوش ہوتے ہیں اس لئے جواباً عرض ہے۔

(جواب) صحیح حدیث شریف میں آتا ہے (جس کو یہ اشاعتی بھی تسلیم کرتے ہیں) کہ مؤمن کو جب قبر میں اتارا جاتا ہے اور منکر نکیر فرشتے سوال کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ''ما تقول فی حق ھذا الرجل'' اس وقت تمام پردوں کو ہٹا دیا جاتا ہے اور حضور علیہ السلام کی صورت مبارک دکھائی جاتی ہے۔

۱۱۳۔ سوال نمبر ۳۸: بتایئے! یہ ملاقات ہوئی یا نہ؟

۱۱۴۔ سوال نمبر ۳۹: فرمائیں! روحوں کی ملاقات یا مثالی جسموں کی ملاقات افضل واتم ہوتی ہے یا دنیوی جسموں کی؟

۱۱۵۔ سوال نمبر ۴۰: فاطمہ رضی اللہ عنہا! میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھے آ کر ملو گی فرمائیں! مذکورہ ارشاد نبوی ﷺ حضور ﷺ کے مثالی جسم نے فرمایا یا حقیقی دنیوی حسی جسم مبارک نے؟

۱۱۶۔ سوال نمبر ۴۱: اگر مذکورہ ارشاد حضور علیہ السلام کے دنیوی جسم مبارک نے فرمایا تھا (اور یقیناً یہی حق ہے) تو ہم سے آپ پوچھتے ہیں کہ بتایئے! دنیوی جسموں کی بعد از موت دنیا، ملاقات کہاں ہوئی؟ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا!

۱۱۷۔ سوال نمبر ۴۲: مولانا بندیالوی صاحب اپنے کسی مخلص ساتھی کو فرمائیں کہ سب سے پہلے میں تیرے گھر ملاقات کے لئے آؤں گا اور پھر اپنا فوٹو بھیج دیں۔ فرمائیں مولانا صاحب کا مخلص پیارا ساتھی اس ملاقات کو تسلیم کرے گا؟ کیا ایفاء عہد ہو گیا؟

۱۱۸۔ سوال نمبر ۴۳: اگر تسلیم نہیں کرے گا تو فرمائیں حضور علیہ السلام کی لخت جگر نور نظر سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے پیارے باپ امام الانبیاء خاتم الانبیاء علیہ السلام کے پیارے جسم مبارک کو چھوڑ کر مثالی جسم کو کیوں اور کیسے قبول کرے اور یہ کس طرح ایفاء عہد ہوگا؟

۱۱۹۔ سوال نمبر ۴۴: مذکورہ جواب کے علاوہ کیا پردے والے جہان میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش اور فرمان کو پورا کرنے کے لئے ملاقات کرانے پر قادر نہیں ہے۔ جب دنیا والے جہان میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مؤمن بندے کی خواہش کو پورا کر دیتا ہے اور اپنوں کی ملاقات کرا دیتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجسدہ ملاقات کیوں نہیں کروا سکتا؟ اگر یہی آپ کی توحیدی دعوت ہے کہ (جس میں حضور علیہ السلام اور حضور پاک کی اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کی بو آتی ہو) تو ہم ایسی توحیدی دعوت سے باز رہے۔

ہم باز آئے محبت سے اٹھا لو یہ بیان اپنا

ہمیں تو وہ بیان منظور ہے جس میں ہو: ''لولاک لما خلقت الافلاک'' اور یہ بھی ہو بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر! اور یہ بھی ہو کہ اللہ رب العالمین اور حضور علیہ السلام رحمۃ اللعالمین، یعنی جس توحید میں رسالت کی عظمت کی خوشبو ہو وہ ہی ہمیں منظور ہے۔

(عبارت) آگے لکھتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور حجرہ عائشہ میں ہے۔'' (رسالہ ص ۳)

(ناظرین) لفظ منور کی قدرے تفصیل پہلی قسط میں ہو چکی لیکن اگر فرقہ اشاعتی والے حضرات مطمئن نہ ہوں تو مزید عرض ہے۔

۱۲۰۔ سوال نمبر ۴۵: نور زندہ ہے یا مردہ؟

۱۲۱۔ سوال نمبر ۴۶: مولانا بندیالوی صاحب نے فرمایا قبر منور کیا جسم مبارک بھی منور ہے؟

فرقہ اشاعتی کے علامہ کا دوسرا اہم سوال اور اس کا جواب اور اس پر پانچ سوالات

آگے لکھتے ہیں: کیا ان جسموں کا اس دنیا میں ملاپ ہوا؟ (رسالہ ص ۳)

(جواب) اس دنیا میں مردہ جسموں کے ملاپ کا تو ہم میں سے کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ جیسا کہ مولانا صاحب نے اسی رسالہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش لفظ میں خود واضح لفظوں میں اقرار کیا ہے کہ اختلاف نہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بارے میں ہے اور نہ حیات کے بارے میں ہے بلکہ اختلاف حیات کی نوعیت اور کیفیت کے بارے میں ہے۔ (رسالہ حیات النبی) یعنی دنیا کی موت کے بھی ہم دونوں قائل ہیں اور قبر و دفن اور عالم برزخ میں منتقل ہونے کے بھی ہم سب قائل ہیں اس میں ہم میں سے کوئی بھی منکر نہیں ہے۔ اختلاف تو حیات کی نوعیت میں ہے یعنی ہم اہلسنت والجماعت کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام قبر مبارک میں اسی اپنے دنیوی جسم منور کے ساتھ زندہ ہیں اور فرقہ اشاعتی والے کہتے ہیں کہ مثالی جسم میں حیات ہے۔

اس بات پر ہمارا چیلنج ہے کہ حجۃ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر سرمایہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ قبلہ والدم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور سرمایہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فقیہ العصر مولانا قاری عبدالشکور صاحب ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور سرمایہ اکابر سلطان المناظرین حضرت مولانا محمد امین صاحب صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

تک تمام اکابر علماء دیوبند میں سے کسی عالم نے کسی کتاب میں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ بعد از وفات اس دنیا والے جہان میں (روح مع الجسد الحقیقی) ملتے ہیں اور نہ ایسی تقریر کی اور نہ ہی ہم طالب علموں کو ایسا سبق پڑھایا ہے۔ بلکہ ہمارے اکابر نے تو تحریرات اور تقریرات کے ذریعہ ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ حضور پاک ﷺ کو دنیوی موت آ چکی ہے اور اب وہ برزخ والے جہان میں بجسدہٖ زندہ ہیں۔ البتہ یہ جسد دنیا والا ہے نہ کہ مثالی یعنی دنیا والے جہاں میں حضور علیہ السلام قطعاً زندہ نہیں بلکہ برزخ والے جہان میں یہ حیات بجسدہ ہے اور یہ مسئلہ اہل علم ودانش پر روز روشن کی طرح واضح ہے جب واضح ہے تو!

۱۲۲۔ سوال نمبر ۴۷: بعد از وفات جسموں کا اس دنیا میں ملاپ کا الزام ہم پر کیوں لگایا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں تھا؟

۱۲۳۔ سوال نمبر ۴۸: کیا المہند، کفایت المفتی، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، آب حیات اور مکتوبات شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کتابیں آپ کے پاس نہیں ہیں؟

۱۲۴۔ سوال نمبر ۴۹: اگر آپ کو علم تھا (اور یقیناً علم تھا) تو باوجود علم کے ہمارے اکابر علماء دیوبند کو بدنام کرتے ہوئے اپنی مسند چمکانے کی غرض سے فقط عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش ناتمام کیوں کی؟

۱۲۵۔ سوال نمبر ۵۰: ہمارے اکابرین علماء کرام میں سے کس نے اپنی کتاب میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ بعد از وفات جسموں کو ظاہراً اس دنیا والے جہان میں ملاپ ہوتا ہے؟ کتاب کا نام جلد اور صفحہ پیش کریں۔

برادران! مولانا مذکور صاحب اپنے (رسالہ حیات النبی ﷺ ص ۳) میں ہمارے اکابر پر الزام لگا کر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے یعنی فرقہ اشاعتیوں اور دیوبندیوں کے مابین یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ مردہ جسموں کا ملاپ اس دنیا میں ہوتا ہے جب کہ اشاعتی اس کے منکر ہیں اور اسی رسالہ کے پیش لفظ میں مولانا صاحب نے یہ اقرار کیا کہ اختلاف نہ موت میں ہے اور نہ حیات میں بلکہ اختلاف حیات کی نوعیت وحیات کی کیفیت میں ہے۔ یعنی دنیوی موت کے وقوع اور برزخ میں ورود کے ہم دونوں قائل ہیں (اور یہ نابالغ بچہ بھی جانتا ہے کہ قبر میں جانے والا پھر اس دنیا میں اپنے جسم سمیت نہیں آتا) دنیا میں مردہ جسموں کے ملاپ کا عادۃً تو وہ قابل ہو جو دنیا کی موت قبر دفن اور برزخ کی حیات کی قید نہ لگاتا ہو۔ مولانا بندیالوی صاحب نے جب پیش لفظ میں خود اقرار کرلیا کہ دیوبندی حضرات دنیا کی موت کے اور قبر کے اور برزخی حیات کے قائل ہیں (جیسا کہ صحیح عقائد کی کتاب المہند میں برزخی حیات کی صراحت بھی ہے) اور اسی طرح مولانا مذکورہ صاحب نے رسالہ کے پیش لفظ میں دیوبندی حضرات اور اپنے اختلاف کو بھی ظاہر کر دیا کہ دیوبندی حضور ﷺ کی قبر مبارک میں اپنے دنیوی جسم میں حیات کے قائل ہیں جب کہ اشاعتی حضور ﷺ کے دنیوی جسم مبارک کے مقابلہ میں جنت کا کوئی اعلیٰ مقام پیش کر کے اس میں حیات کے قائل ہیں تو اب مؤدبانہ صرف اتنی عرض ہے۔

۱۲۶۔ سوال نمبر ۵۱: مولانا بندیالوی صاحب کے رسالہ کا پہلا جملہ دیکھیں تو ظاہر یہ ہوتا ہے کہ اختلاف فقط حیات کی نوعیت میں ہے اور اگر اسی رسالہ کے (ص ۳) کا جملہ دیکھیں تو ظاہر یہ ہوتا ہے کہ مردہ جسموں کے دنیا میں ملاپ کا بھی اختلاف ہے تو اب عرض صرف اتنی ہے کہ ان دونوں جملوں میں سچا کون سا ہے اور جھوٹا کون سا ہے؟

اکابر علماء دیوبند کا راستہ ہمارا طرّہ امتیاز ہے

(عبارت) ''اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ کی حیات بعد از وفات دنیوی، حقیقی حسی، جسمانی نہیں بلکہ برزخی اور اخروی حیات ہے۔'' (رسالہ ص ۴)

برادران اہلسنت والجماعت! مولانا بندیالوی صاحب مسلسل ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کہ کسی طریقہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی بعد از وفات دنیا قبر مبارک میں دنیوی، جسمانی، حقیقی، حسی حیات کا رد ہوجائے اور اس سلسلہ میں وہ کئی تنکوں کا سہارا لے چکے ہیں (اور آگے بھی لیں گے) جیسا کہ یہاں ایک فرضی سوال پیش کرکے آگے لکھتے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ...... الخ!

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو یہ اپنے پلّے باندھ لیں کہ مذہب اہلسنت والجماعت کی بنیاد تنکوں (یعنی تخیّلات وتوہمات) پر قطعاً نہیں بلکہ سنی دیوبندیوں کی بنیاد ان عقائد حقہ پر ہے جن پر قرآن وسنت کی مہر ثبت اور ساتھ اکابر علماء وفضلاء وفقہاء ربانیین کی تصدیقات بھی وجود ہیں اور ''البرکۃ مع اکابرکم'' (الحدیث) کے تحت تمام سنی دیوبندی حضرات ہزارہا مبارک باد کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے دین حقہ اسلام کے عقائد ومسائل کے اختیار کرنے میں اپنی طرف سے تمام قسم کے شیطانی خیالات ونظریات اور اوہام باطلہ کو ترک کرتے ہوئے اپنے پیارے پیغمبر نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنے اکابر، اتقیاء، وصلحا واولیاء واصفیا محدثین ومفسرین ومحققین ومتکلمین ومجتہدین حضرات علماء کرام کے راستے پر چل کر اپنے رب قدوس کی طرف سے ہزارہا برکات ودرجات کے مستحق ہوئے اور تمام قسم کے خیالی پلاؤ سے اجتناب کرتے ہوئے حقیقی دنیوی اور اخروی نعمتوں کے حصول کے حقدار ہوئے اور اس پرفتن دور میں اپنے دین وایمان کو بچانے کے لئے رب العالمین کی طرف سب سے بڑی عظیم نعمت (اکابر علماء کی معیت) کے مستحق ہوئے۔ بلاشک وشبہ یہی اکابر علماء حق ہیں جو دارالعلوم دیوبند سے فیض حاصل کرکے روئے زمین پر پھیل گئے اور مساجد ومدارس دعوت وتبلیغ اور جہاد کے ذریعہ دین اسلام کی کماحقہ حفاظت کی یہ دین اسلام کے روشن ستارے ہیں۔ ان کا ساتھ دین اسلام کا ساتھ ہے اور ان سے دوری یقیناً دین سے دوری ہے۔ یہی اکابر علماء کرام ہیں جو صحیح معنی میں انبیاء کرام کے وارث ہیں ان سے محبت انبیاء کرام سے محبت ہے اور ان سے بغض وعناد در حقیقت انبیاء کرام سے بغض عناد کی وجہ سے ہے۔ علماء حق کو پہچاننا اور ان پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے انہی کے راستے پر چلنا ہمارے ذمہ لازم ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''لیس من امتی لم یعرف لعالمنا'' کہ جو ہمارے عالموں کو نہیں پہچانتا وہ میری امت سے نہیں ہے اور انہی علماء حق کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو انبیاء کرام کا وارث بنا کر سارے دین کی حفاظت واشاعت کا اہم کام انہی سے لیا اور قیامت تک یہی علماء کرام دین کے محافظ رہیں گے۔ (ان شاء اللہ) انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوقات میں سب سے زیادہ اکابر علماء حق پر انعام کیا ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ عظام اور دیگر علماء وفقہاء واولیاء اہلسنت والجماعت سب شامل ہیں اور انہیں منعم علیہم کے راستے پر چلنے کی اور ان سے محبت وعقیدت رکھنے کی اور ان کے جملہ عقائد تسلیم کرنے اور ان کی جملہ تحقیق قبول کرنے کی ہر سنی دیوبندی (بالخصوص) ہر روز اپنے رب سے باوضو نماز میں کم سے کم ۳۲ بار دعا مانگتا ہے کہ: ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم'' کہ یا اللہ ہم کو انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلا۔ آمین!

۱۲۷۔سوال نمبر ۵۲: اگر اکابر علماء حق کی بنیاد بھی فرقہ اشاعتیوں کی طرح خیالات ونظریات پر ہے نہ کہ عقائد پر تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان اکابر علماء (انعام یافتہ) کے راستے پر چلنے کی ہدایت کیوں کی؟

۱۲۸۔سوال نمبر ۵۳: ''واتبع سبیل من اناب الیّ'' (القرآن) کا ترجمہ وتفسیر کیا ہے؟ اور ''من اناب الیّ'' سے کون لوگ مراد ہیں؟ اوران کی اتباع کا حکم کیوں دیا جارہا ہے؟ (جب کہ ان کی بنیاد صحیح عقائد پر نہیں ہے بقول آپ کے)

۱۲۹۔سوال نمبر ۵۴: قرآن مجید کی آیت کریمہ: ''اطیعو اللہ واطیعو الرسول واولی الامر منکم'' اولی الامر منکم سے کون لوگ مراد ہیں؟

۱۳۰۔سوال نمبر ۵۵: ''ویتبع غیر سبیل المؤمنین'' (الایۃ) پوری آیت کریمہ کا ترجمہ کریں؟ اور بتائیں کہ جملہ مؤمنوں کے راستے کا خلاف کون لوگ کررہے ہیں؟ سنی دیوبندی یا اشاعتی؟

حسی حیات بہت بڑی نعمت خداوندی ہے

اس کے علاوہ یہ بھی سمجھ لیں کہ مولانا بندیالوی صاحب نہ جانے حضور اکرم ﷺ کے وجود مقدس کو کیا سمجھ کر مختلف انداز میں بار بار گستاخیوں کا ارتکاب کررہے ہیں۔ مولانا! اللہ آپ کو عقل سلیم دے اور اپنے پیغمبر علیہ السلام سے سچی محبت وعقیدت دے اور زیغ قلبی وکج فہمی سے بچائے۔ ہر ذی شعور کو اچھی طرح معلوم ہے کہ غیر حسی حیات (یعنی مفلوج ومشلول اعضاء کی حیات) کے مقابلہ میں حسی حیات افضل اتم واکمل ہوتی ہے اور آپ بار بار حسی حیات کی تردید کررہے ہیں جو کہ درحقیقت بہت بڑی گستاخی رسول علیہ السلام ہے۔

۱۳۱۔سوال نمبر ۵۶: اگر غیر حسی حیات افضل ہے تو مریض جس کو فالج کی وجہ سے جسم کے کچھ حصہ میں حس ختم ہوجاتی ہے یا مشلول کہ جسم شل ہوجاتا ہے اور حس ختم ہوجاتی ہے تو بتائیں اس کے رشتہ دار ڈاکٹر حکیم کی طرف رجوع کیوں کرتے ہیں اور حس آجانے کی دعائیں کیوں مانگتے ہیں؟

۱۳۲۔سوال نمبر ۵۷: اگر امام الانبیاء علیہم السلام کی حیات غیر حسی ہے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) تو فرمائیں مولانا بندیالوی صاحب کا کوئی مخلص مولانا مذکور کے متعلق غیر حسی حیات کی دعا کرسکتا ہے؟

۱۳۳۔سوال نمبر ۵۸: مقصود کائنات، امام الانبیاء، خاتم الانبیاء نبی الانبیاء سید الانبیاء امام الاوّلین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، محبوب رب العالمین ﷺ کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کیا غیر حسی حیات کا انتخاب کرسکتا ہے؟ کیا یہی اللہ کی کریمی ہے؟ کیا یہی اللہ کی عطاء ہے؟ کیا یہی اللہ کا انعام ہے؟ (کہ جس کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ اے میرے حبیب دنیوی موت کے بعد میں آپ کو دنیوی حیات سے اعلیٰ حیات دوں گا)

۱۳۴۔سوال نمبر ۵۹: آخر وجہ کیا ہے کہ باوجود حسی حیات کے دینے کی قدرت کے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر بھی اپنے محبوب کو غیر حسی حیات دی؟ (بقول آپ کے)

۱۳۵۔سوال نمبر ۶۰: کیا حسی حیات شرک ہے؟ اگر ہے تو کیسے اور کس طرح؟ اس کی تفصیل بیان کریں؟ یاد رکھیں اس وقت اشاعتیوں کی حیات بھی حسی ہے نہ کہ غیر حسی لہٰذا شرک کا فتویٰ سوچ سمجھ کر دینا۔

پرانے فتنوں کے مٹانے کے پروگرام کے ساتھ نت نئے فتنوں کو جنم دیتا ہوں

۱۳۶۔ سوال نمبر ۶۱: آپ کا خیال شریف کہ حضور علیہ السلام کو حیات ہے مگر حس نہیں کس آیت کریمہ سے ثابت ہے؟ کون سی حدیث ہے؟ کس مجتہد کا قول ہے؟ پیش کریں؟

جدید فرقہ اشاعتی کی اصلی حقیقت

برادران اہلسنت والجماعت! یہ ہیں جدید فرقہ اشاعتی کے مرکزی مبلغ علامہ بندیالوی صاحب کے خیالات جس کی دلدل میں وہ کوسوں صراط مستقیم سے دور بہت دور ہوتے جارہے ہیں نہ جانے کب وہ خیالات کی دنیا کو ترک کرکے عقائد حقہ عقائد اہلسنت والجماعت کو اپناتے ہوئے راہ راست پر آئیں گے اور یہ بھی سن لیں کہ خیالی پلاؤ کھا کر بطن کو خالی رکھنے والے یہ اکیلے نہیں بلکہ ان کے اور بھی ساتھی ہیں۔ مثلاً اسی جدید فرقہ کے دوسرے مبلغ علامہ احمد سعید خان ککڑ ہٹوئی، چتروڑگڑھی اور ہر دو علامہ کے بزرگ حضرت مولانا محمد حسین صاحب نیلوی، یہ تینوں ہستیاں تعصب، غصہ اور بغض وعناد کی شدت میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ غصہ میں آکر ہمارے اکابر کو تو یقیناً بڑی بڑی بڑی گالیاں دینا اور مشرک کافر شیعہ تک کہہ دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، ساتھ ساتھ حضور علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کو بھی معاف نہیں کرتے بلکہ جو خیال شریف میں آئے وہ کہہ دیتے ہیں بعد کو معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے بہت بڑی گستاخی یا کلمہ کفریہ کہہ دیا ہے۔ پھر نادم ہو کر اس بیان یا کتاب یا اپنی تحریر کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا راز افشانہ ہو جائے۔ مگر:

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے　　اتنا ہی یہ افشا ہوگا جتنا کہ دبا دو گے

بندہ چند ایک حوالے پیش کرتا ہے آپ خود اندازہ لگالیں کہ اس جدید فرقہ اشاعتی کی اصلی حقیقت کیا ہے؟ ہمیں کس راستے پر چلانا چاہتے ہیں؟ کیا دعویٰ ہے اور کیا پیش کررہے ہیں؟ مثلاً:

(۱) انہی تینوں میں سے ایک (مولانا احمد سعید چتروڑی مرتب۔ عتیق) نے دوران تقریر حضور علیہ السلام کا نام مبارک لے کر کہنا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بکواس نہ کرنا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) یہی تقریر اس کے استاد حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے سنی تو حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ظالم کہا اور اس کی تقریروں سے اپنے ساتھیوں کو روکا (بیان تلہ گنگ یہ کیسٹ ہمارے پاس دفتر بزم قاسمی میں موجود ہے)

۱۳۷۔ سوال نمبر ۶۲: ایسا شخص کافر ہے یا مسلمان؟ جس کے دل میں حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو وہ جواب دے۔

۱۳۸۔ سوال نمبر ۶۳: مذکورہ شخص کو حق پر جاننے والے اور تقریروں کے لئے بلانے والے اور اس کا احترام کرنے والے حضرات مسلمان ہیں یا کافر؟

۱۳۹۔ سوال نمبر ۶۴: یہ مذکورہ شخص کو تقریر کے لئے بلانے والے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ بالخصوص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو برزخ میں راحت پہنچا رہے ہیں یا زبردست ایذا دے رہے ہیں؟

(۲) انہی میں سے ایک (مولانا عطاء اللہ بندیالوی مرتب، عتیق) نے یزید پلید کی شرافت اور حقانیت کو ثابت کرنے کی سعی ناتمام کی اور نواسہ رسول جگر گوشہ بتول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت وشہادت کو داغدار کرنے کی سعی سیئہ کی ہے۔ (واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر مندرجہ پیش لفظ پہلا ایڈیشن، کتاب موجود ہے)

۱۴۰۔ سوال نمبر ۶۵: مذکورہ شخص سنی حنفی ہے یا کوئی یزیدی؟ جس کے دل میں حب اہل بیت رضی اللہ عنہم ہو وہ جواب دے۔

۱۴۱۔سوال نمبر ۶۶: سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مخالف یزید پلید کی حقانیت اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کی کمزور اور بزدلی پیش کرنے والوں پر حضور بالخصوص سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور جملہ اہل بیت رضی اللہ عنہم رسول راضی ہوں گے یا ناراض؟ شفاعت کریں گے یا نہیں؟

(ناظرین) اس تیرہ سو سال کے طویل زمانہ میں تمام سنی مسلمان اس پر متفق رہے کہ یزید پلید ایک ظالم، فاسق، فاجر شرابی شخص تھا اور انہی وجوہات کی بناء پر حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین نے یزید پلید کی بیعت نہیں کی اور مدینہ منورہ میں جنہوں نے لاعلمی کی بناء پر بیعت کی تھی انہوں نے بھی بعد از شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ بیعت توڑ دی۔ یزید پلید چاہتا تھا کہ بیعت کر لیں مگر حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا پیارا وطن مدینہ منورہ چھوڑ دیا مگر بیعت نہ کی۔ پھر مکہ مکرمہ بھی چھوڑ دیا مگر بیعت نہ کی پھر کربلا میں اپنا سارا خاندان قربان کر دیا۔ مگر بیعت نہ کی۔ پھر اپنی جان بھی قربان کر دی۔ مگر فاسق فاجر اور اپنے نانا کے مقدس دین میں خرابی ڈالنے والے یزید پلید کو حق پر نہ کہا۔ اس وقت سے لے کر آج تک ہر سنی حسینی کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے پیارے حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کو جاری وساری کر دیا کہ یزید حق پر نہ تھا یزید حق پر نہ تھا۔ تاکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی حقانیت نمایاں رہے اور ان کی عظمت ومنقبت شجاعت واستقامت صبر واستقلال اور شہادت کا ذکر خیر ہوتا رہے۔

(۳) انہی میں سے ایک (احمد سعید چتروڑی مرتب، عتیق) نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی نفی کرتے ہوئے کہا اے ''نور من نور اللہ'' یہ پتہ نہیں کہ ''سور من سور اللہ'' (نقل کفر کفر نباشد) اللہ تعالیٰ ایسے تصورات سے بھی ہم تمام سنی مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین! (بیان قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ، یہ کیسٹ بھی موجود ہے)

حالانکہ ہم سب دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خصوصی نور عطاء ہوا ہے اس نور کا تمام نوری مل کر بھی مقابلہ نہیں کر سکتے بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت وہدایت جب سے طلوع ہوا تو دوسرے نور روشنی کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ سب نور اس نور اعظم میں محو ومدغم ہو گئے۔ (ملاحظہ تفسیر عثمانی ص ۵۴۹)

۱۴۲۔سوال نمبر ۶۷: بریلویوں نے ''نور من نور اللہ'' سے اللہ کا نور کس ہستی کو کہا اور جدید فرقہ اشاعتیوں کے علامہ نے ''سور من سور اللہ'' سے اللہ کا سور کس کو کہا؟ (یا اللہ اپنی ناراضگی سے ہم سب کو محفوظ فرما۔ آمین ثم آمین ثم آمین)

(۴) انہی میں سے ایک (مولانا محمد حسین نیلوی مرتب، عتیق) نے جمہور علماء کرام کے اجماعی مسائل کا رد کرتے ہوئے لکھا کہ ہم جمہور سے علیحدہ ہی اچھے ہیں ہم ایسے جمہور کے عاشق نہیں۔ یہ جمہور زنبور (ڈنگ مارنے والی پیلی بھڑ) کشف خوابیں جنگلیوں کا مذہب آپ ہی کو نصیب ہو۔ (ندائے حق ص ۱۸۲ ایڈیشن اوّل)

یہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے)

برادران اہلسنت والجماعت! جدید فرقہ اشاعتی والوں نے خود تسلیم کر لیا کہ ہمارا مسلک جمہور والا نہیں بلکہ علیحدہ ایک نیا مسلک ہے جو جمہور سے کلی طور پر جدا ہے اور یہ بھی تسلیم کر لیا کہ دیوبندیوں کا مسلک جمہور علماء کرام والا مسلک ہے جو یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام یافتہ جماعت ہے اور یہ ہی انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں اور انہی کے راستے پر چلنے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی۔ جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''صراط الذین انعمت

علیھم ''نیز اسی عبارت سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ جدید فرقہ اشاعتی والے جمہور علماء کرام سے محبت کرنے والے نہیں بلکہ ان کو زنبور، کشف خوابیں اور جنگلی کہہ کر ان کے مسلک کا رد کرنے والے شریف حضرات ہیں، اللہ ایسی شرافت سے ہم سب کو دور رکھے۔ آمین!

۱۴۳۔سوال نمبر ۶۸: آپ کا فرمان کہ ہم جمہور سے علیحدہ ہی اچھے ہیں تو وہ شریف مسلک (جو جمہور علماء سے جدا ہے) اس کا کیا نام ہے؟ جب تک آپ اپنا نام ظاہر نہیں کریں گے ہم مجبوراً فرقہ اشاعتی ہی کے نام سے یاد کریں گے۔

۱۴۴۔سوال نمبر ۶۹: آخر جب جمہور سے جدا ہیں تو پھر آپ نے اپنی مسجد ومدرسہ کے دروازے پر کیوں لکھوایا ہوا ہے۔ ''مسلک علماء دیوبند'' یہ دورنگی چال کیوں؟

۱۴۵۔سوال نمبر ۷۰: کیا علماء دیوبند جمہور کو زنبور کہتے ہیں؟ جنگلیوں کا مذہب کہتے ہیں؟ ہم جمہور سے علیحدہ ہی اچھے ہیں، ہمارے اکابر علماء دیوبند میں سے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو ثابت کریں اور انعام حاصل کریں اور اگر ایسا گندا دعویٰ نہیں کیا تو خدارا ان کو بدنام نہ کرو اور جو آپ نے عدالتوں میں ظاہر کیا ہوا ہے کہ ہمارا مسلک، مسلک اشاعۃ التوحید والسنۃ ہے۔ اسی کو مسجد ومدرسہ میں اور وفاق میں بھی ظاہر کریں۔ مگر وفاق المدارس کے الحاق کے لئے اور اپنی مسندوں کو چمکانے اور اپنی انا کو برقرار رکھنے کے لئے آپ اپنے اصلی مسلک، مسلک اشاعۃ التوحید والسنہ کو نمایاں نہیں کریں گے۔ دیوبندیوں کے اکابر جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر کے جمہور فقہاء احناف کے مسلک حقہ کی حفاظت واشاعت کی ان کی انتھک محنتوں کو پسمار کرتے ہوئے اکابر کو جگہ جگہ بدنام کرتے رہیں گے۔ میں حیران ہوں پنجاب کے دیوبندیوں کے بڑے مراکز کے جملہ رؤسا محدثین وفقہاء کرام پر کہ وہ پنجاب کی اس گندگی سے باخبر کیوں نہیں؟ اور اگر ان کی گندگی سے باخبر ہیں تو اس گندگی کو دور کیوں نہیں کرتے اور اپنے اکابر کے متفقہ عقائد (جو کہ المہند میں محفوظ ہیں) اس کا سبقاً درس دے کر طلباء کی ذہن سازی کیوں نہیں کرتے اور وفاق کے اکابر کو اس سے آگاہ کیوں نہیں کرتے۔

(۵) انہی میں سے ایک (مولانا عطاء اللہ بندیالوی مرتب، عتیق) نے اکابر علماء دیوبند اور مفکرین اسلام جنہوں نے اپنی کتب میں یزید پلید کو فاسق فاجر لکھا ان کے متعلق اشاعتی علامہ صاحب اپنی کتاب ''واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر'' میں لکھا: '''شیعہ پروپیگنڈے سے متاثر اہل سنت کا یہ عالم ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے یزید کے فسق وفجور پر ایمان رکھتے ہیں۔'' (ص ۸۵) اور آگے لکھا ''اور شیعوں نے اس سلسلہ میں ایسی ڈفلی بجائی ہے کہ اہلسنت علماء اور مفکرین اسلام لاشعوری طور پر رقص کرنے پر مجبور ہیں۔'' (ص ۸۶) اور آگے لکھا: ''پوری کائنات کے شیعوں کو اور ان اہلسنت (علماء) کو جن کے منہ میں شیعہ کی زبان حرکت کرتی ہے تو آج لوط بن یحییٰ کی روحانی اولاد اور عبداللہ بن سبا کے پیروکار یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا کر کے اور گالیاں نکال دراصل حسین رضی اللہ عنہ کی دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔'' (واقعہ کربلاء اور اس کا پس منظر ص ۱۸۸ ایڈیشن اوّل)

اور اسی کتاب طبع دوم عرض مصنف کے اخیر میں لکھا کہ: ''آج ہر دو رکعت کا ملاں پیشہ ور واعظ منبر ومحراب کے لئے بدنما داغ خطیب سنی نما شیعہ قاضی یعنی (پیر طریقت حضرت قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ) ونعمانی کئی لال کالے شاہ اپنی تقریر وتحریر میں یزید کو کافر کبھی فاسق وفاجر...... الخ! اور اسی کے شروع میں لکھا ہم جانتے

ہیں کہ کچھ نیک دل علماء نے اپنی تحریروں میں یزید کی طرف فسق کی جو نسبت کی ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ تاریخ کی مستند اور صحیح کتب ان تک نہ پہنچ سکیں اور مدت کے شیعی پروپیگنڈے نے اپنا کام دکھایا۔ ان علماء نے تحقیق وجستجو کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ الخ!

برادران اہلسنت! مولانا صاحب کی کتاب کے چند ایک حوالے دیئے ہیں ان کو غور سے دیکھیں آپ پر ظاہر ہوگا کہ یزید کا فسق وفجور پیش کرنے والے علماء، علماء اہلسنت مفکرین اسلام اور نیک دل علماء کے ساتھ ساتھ لاشعوری طور پر رقص کرنے والے منہ میں شیعہ کی زبان خطیب سنی نما شیعہ نظر آئیں گے اور ان کے پاس تاریخ کی مستند اور صحیح کتب بھی نہیں تھیں اور بغیر تحقیق کے یزید کو فاسق فاجر کہا۔ ان نیک دل علماء میں سرفہرست حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (جنہوں اپنے مکتوب میں بہت سارے عقلی نقلی دلائل سے یزید کا فسق ثابت کیا اور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر وارد ہونے والے جملہ اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے وہ مکتوب ہمارے پاس موجود ہے) اور حکیم الامت حضرت تھانوی، شیخ الاسلام حضرت مدنی، حضرت علامہ کشمیری، علامہ حافظ ابن کثیر، علامہ ملا علی قاری حنفی، علامہ آلوسی حنفی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ وغیرہ ہیں۔ (تفصیل معلوم کرنے لئے ملاحظہ ہو خارجی فتنہ حصہ دوم)

۱۴۶۔ سوال نمبر ۱ے: کیا واقعی ان مفکرین اسلام کے پاس تاریخ کی مستند اور صحیح کتب نہیں تھیں؟ اور انہوں نے بغیر تحقیق کے فتویٰ دیا ہے؟ جن کے دل میں حب جمہور علماء ہو، وہ جواب دیں۔

۱۴۷۔ سوال نمبر ۲ے: وہ مستند اور صحیح کتابیں کون سی ہیں جو جمہور تک نہیں پہنچ سکیں؟

۱۴۸۔ سوال نمبر ۳ے: نیز آپ کے پاس کوئی کون سی دلیل ہے کہ تاریخ کی مستند اور صحیح کتابیں مفکرین اسلام علماء اہلسنت اور نیک دل علماء کے پاس نہیں پہنچ سکیں اور ہمارے پاس پہنچ گئیں۔

(۶) انہی میں سے ایک (علامہ سعید احمد چتروڑی مرتب، عتیق) نے حضور علیہ السلام کے متعلق کہا کہ دیکھ میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غلطیاں ہر ایک سے ہوجاتی ہیں۔ غلطیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہوجاتی ہے۔ (بیان قلعہ دیدار سنگھ، یہ کیسٹ موجود ہے)

۱۴۹۔ سوال نمبر ۴ے: کیا مذکورہ شخص سنی دیوبندی کہلانے کا حقدار ہے؟

(۷) انہی میں سے ایک (مولانا نیلوی) نے لکھا کہ صحابی رضی اللہ عنہ کا قول وفعل حجت نہیں۔ العیاذ باللہ! (ندائے حق ص ۲۳ ایڈیشن اوّل) یہ کتاب موجود ہے۔

(۸) انہی میں سے ایک (علامہ احمد سعید چتروڑی مرتب، عتیق) نے کہا وہ ہی عزیز ہے باقی سارے ذلیل، پھر کہا اس کے دروازے کے آگے نبی بھی ذلیل ہیں رسول بھی ذلیل، (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) (بیان قلعہ دیدار سنگھ، یہ کیسٹ موجود ہے)

۱۵۰۔ سوال نمبر ۵ے: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ فرمائیں جب سارے ہی معاذ اللہ ذلیل ہیں تو اللہ نے عزت کس کو دی؟

۱۵۱۔ سوال نمبر ۶ے: یہ بھی فرمائیں کہ نبی رسول کی طرف ذلیل کی نسبت کرنا جائز ہے؟ اور جو باوجود علم کے نسبت کرے وہ شخص کون ہوتا ہے؟

برادران اہلسنت! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے ہم سب کو محفوظ رکھے، یقین جانیں جب اللہ کسی پر ناراض ہوتا ہے تو ایسے شخص پیدا کر دیتا ہے اور ان کے عقیدت مند بھی پیدا کر دیتا ہے۔ ''اللھم لا تجعلنا منھم''

(۹) انہی میں سے ایک (مولانا عطاء اللہ بندیالوی مرتب، عتیق) نے ریاض الجنۃ والی مقدس ومطہر اور ساری جنت سے اعلیٰ جنت کو مشرکوں کے قبرستان والی زمین کہہ کر اس کی عظمت اور رسول اکرم ﷺ کے جسم مبارک کی عظمت وطہارت کا انکار کرتے ہوئے زبردست توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ (اس کی مکمل تفصیل بیان یکن جون استقلالی آباد رحمانیہ مسجد سرگودہا و بیان شجاع آباد دونوں کیسٹ بزم قاسمی سرگودہا دفتر میں موجود ہیں)

مولانا بندیالی صاحب کا اقرار جرم

برادران اہلسنت والجماعت! اسی مبلغ مولانا عطاء اللہ صاحب بندیالوی نے مؤرخہ یکم جون بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء مدرسہ رحمانیہ استقلال آباد کالونی میں تقریر کرتے ہوئے حسب ذیل الفاظ میں اپنے جرم کا اقرار کرتے ہیں کہ میں نے شجاع آباد میں تقریر کرتے ہوئے پتہ نہیں کیا کہا۔ لوگوں نے کہا توبہ توبہ جی بندیالوی صاحب (یعنی بندیالوی صاحب) کہہ گئے ہیں بھئی نبی پاک ﷺ کی جو قبر منور ہے یہ جنت کا ٹکڑا ہی کوئی نہیں چلئے۔

مولانا! آپ کو پتہ نہیں مگر رسول ﷺ کے سچے عاشقوں کو پتہ ہے کہ آپ نے کیا کہا اور یاد رکھیں یہ جرم ناقابل معافی ہے اور یہ بھی سن لیں کہ یہی جرم آپ نے دس محرم الحرام مسجد بلاک نمبر ۱۸ میں بھی کیا ہے اور ہم نے اسی کیسٹ کا حوالہ دیا ہے نہ کہ شجاع آباد کا۔ باقی آپ کا ہماری مستورات پر حملہ کرنا یہ آپ جیسے شریف انسان کو ہی زیب دیتا ہے مگر مت بھولیں کہ مستورات تو آپ کے ہاں بھی ہیں اور فرشتے بھی آپ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ذاتی عداوتوں اور ہر قسم کے شر سے مکمل محفوظ رکھے۔ (آمین ثم آمین)

باقی آپ کی طرف سے رقعہ کہ بلاک نمبر ا والے ذات پر آ گئے، استغفر اللہ! یہ سفید جھوٹ ہے۔ رسالہ آپ کے پاس ہے شروع سے لے کر آخر تک ہم نے مولانا بندیالوی صاحب کہہ کر پکارا ہے۔ رہا مسئلہ سوالات کا اور آپ کے مسئلے کی تردید کا وہ تو ہم پر فرض تھا جیسے آپ پر بھی فرض یعنی حق کی طرح رجوع کرنا ضروری ہے۔ ہم لکیر کے فقیر نہیں کہ جو آپ کہتے جائیں، آمین آمین کہتے جائیں۔

(۱۰) انہی میں سے ایک (علامہ احمد سعید چتروڑی مرتب، عتیق) نے کہا کہ جو کام اللہ کے رسول ﷺ نے کیا اس کا کرنا سنت اور جو کام نہیں کیا اس کا نہ کرنا سنت جو کام نہیں کیا اگر وہ کام کرے گا تو کافر اور جو کام محمد نے کیا اگر نہیں کرے گا تو پھر بھی کافر۔ (بیان حلہ گنگ، یہ کیسٹ دفتر بزم قاسمی سرگودہا میں موجود ہے) حالانکہ جو کام حضور علیہ السلام نے نہیں کئے اور امت کو منع بھی کیا اور سخت سے سخت سزا اور وعید شدید بھی بیان کی۔ ان ممنوع کاموں کے اختیار کرنے سے بھی مسلمان کافر نہیں ہوتا جیسے قتل، جھوٹ، فراڈ، چوری وغیرہ۔

۱۵۲۔ سوال نمبر ۷۷: کیا مولانا مذکور اور ان کے مخلصین اشاعتی حضرات حلف بالطلقات الثلاث یہ دعویٰ کر سکتے ہیں ہم نے ساری زندگی حضور علیہ السلام کے اختیار کردہ کاموں کو اختیار کیا ہے اور جو کام نہیں کئے ہم نے بھی نہیں کئے؟

۱۵۳۔ سوال نمبر ۷۸: کیا رمضان المبارک میں تین دن کے علاوہ بقیہ ایام میں نماز تراویح آپ بغیر جماعت کے ادا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ چوتھے دن جماعت سے تراویح ادا کی نہیں، کافر ہوئے نہیں۔

(۱۱) انہی میں سے ایک (مولانا حسین نیلوی مرتب، عتیق) نے لکھا کہ پھر جو لوگ (یعنی جمہور علماء اہلسنت) انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات حسیہ حقیقیہ جسمانیہ عنصریہ کے مدعی ہیں ان کا فرض تھا کہ انبیاء کرام کو خصوصاً اپنے نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کو تو قبر مبارک سے نکال لیتے اور آگے لکھا کیا ہی اچھا ہوتا کہ حضور ﷺ کو دفن ہی نہ کیا جاتا۔ العیاذ باللہ! (ندائے حق ج ا ص ۶۵ طبع اول، یہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے) اللہ تعالیٰ ایسے تخیلات ونظریات سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین!

برادران اہلسنت والجماعت: قبر منور میں حضور علیہ السلام کی حیات کے قائلین جمہور علماء حق علماء دیوبند پر فرضیت کا فتویٰ لگا رہے ہیں کہ ان پر فرض تھا کہ عالم برزخ سے یعنی قبر منور سے پھر عالم دنیا میں ظاہر کرتے اور آگے تمسخر واستہزاء کی انتہاء پیش کرتے ہوئے اس تمنا اور خواہش کا اظہار کیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ حضور ﷺ کو دفن ہی نہ کیا جاتا۔ یہ جمہور علماء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ساتھ خود حضور پاک کی ذات بابرکات ﷺ کا اتنا استہزاء ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ یا اللہ! ہم سب کو جمہور علماء اہل سنت والجماعت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضور پاک ﷺ کا مکمل ادب کرنے والا بنا۔ آمین ثم آمین!

۱۵۴۔ سوال نمبر ۹۷: فرمائیں حضور علیہ السلام کو جمہور علماء نے دفن کیا یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے؟ کچھ تو سوچا کریں کہ ہم کیا لکھ رہے ہیں اور اس کی نسبت کس کی طرف جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ حق کی طرف رجوع کرنے اور توبہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

(۱۲) انہی میں سے ایک (علامہ احمد سعید چتروڑی مرتب، عتیق) نے ہجرت میں تین دن حضور علیہ السلام اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غار ثور میں رہنا اس واقعہ کے متعلق کہا کہ ابتداء سے لے کر انتہاء تک سارا واقعہ جھوٹ ہی جھوٹ اور جنہوں نے یہ واقعہ لکھا ان میں ذرہ برابر بھی ایمان نہیں۔ معاذ اللہ! (بیان تلہ گنگ، یہ کیسٹ موجود ہے) حالانکہ یہ واقعہ قرآن پاک کے جمہور مفسرین کرام اور صحیح احادیث مبارکہ اور جمہور محدثین عظام نے لکھا ہے۔

(۱۳) انہی میں سے ایک (مولانا عطاء اللہ بندیالوی مرتب، عتیق) نے مدینہ منورہ میں رہنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم جنہوں نے یزید پلید کے فسق وفجور کو ظاہر کیا اس واقعہ کو اپنی کتاب میں لکھتے ہوئے ان مقدس حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین کرام کو شریر کہہ دیا (واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر ص ۳۷، ایڈیشن اوّل یہ کتاب موجود ہے) اور اس کی قدرے تفصیل اسی رسالہ کی تیسری یا چوتھی قسط میں آئے گی۔ ان شاء اللہ!

(۱۴) انہی میں سے ایک (علامہ سعید احمد چتروڑی، مرتب عتیق) نے اپنے بیان میں کہا کہ تمام خلفاء میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شان سب سے زیادہ ہے اور آگے کہا کہ خلافت ہم نے سر میں مارنی ہے اور آگے کہا کہ خلافت پر تو صرف یہ ہوتا ہے کہ حکومت کے امور چلانے ہیں نظام امور چلانا ہے تدبیر مرکز چلانا ہے یہ قوم کا ایک مسلی چلاسکتا ہے بابا چوڑھا بھی چلاسکتا ہے، کتانا بھی چلاسکتا ہے۔ (بیان زین پور میانی ضلع سرگودھا، یہ کیسٹ ہمارے پاس موجود ہے)

(۱۵) انہی میں سے ایک (مولانا حسین نیلوی مرتب، عتیق) نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر جرح کرتے ہوئے ان کو غیر معروف الفقہ والعدالۃ کہتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ اس صحابی رسول رضی اللہ عنہ کی روایت ''من صلّی علی عند قبری الحدیث'' عموم قرآنی اور عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ لہٰذا حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مسترد کردی جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو: ''پھر بیہقی کو بھی تمام لاکھ سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جن میں معروف بالاجتہاد والفقہ بھی تھے ایسی اہم اور ضروری حدیث جس کا انکار موجب فسق وضلال ہے صرف ایک صحابی رضی اللہ عنہ غیر معروف الفقہ والعدالۃ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ملی، جس کی روایت عموم قرآنی اور عام قاعدہ کے خلاف ہو تو مسترد

کردی جاتی ہے۔'' (ندائے حق ج ا ص ۵ ۱۳ شائی برقی پریس لاہور، یہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے)

برادران! اہل علم حضرات پر مخفی نہیں کہ عموم قرآنی کا خلاف اور ہے اور اجتہادی اختلاف اور اجتہادی اختلاف کرنے والا مجتہد ہر حال میں ناجی ہے اور عموم قرآنی کا خلاف کرنے والا (نہ کہ اختلاف کرنے والا) دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔

۱۵۵۔سوال نمبر ۸۰: جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فقہ میں بھی مشہور ومعروف نہیں اور عدالت میں بھی نہیں اور ساتھ ساتھ عموم قرآنی اور عام قاعدہ کا خلاف بھی کر رہے ہیں تو فرمائیں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

(۱۶) انہی میں سے ایک (علامہ سعید احمد چتروڑی مرتب، عتیق) نے کہا کہ سنت یہ ہے کہ فرض جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کریں اور سنت اور نفل گھر میں ادا کریں اگر تم نے فرض گھر میں ادا کئے تو کافر ہو جاؤ گے اور اسی طرح اگر سنتیں اور نفل مسجد میں ادا کئے تو اللہ کی قسم کافر ہو جاؤ گے۔ (بیان قلعہ دیدار سنگھ، یہ کیسٹ دفتر بزم قاسمی میں موجود ہے) اللہ ایسے غلیظ فتوؤں سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین!

۱۵۶۔سوال نمبر ۸۱: مسجد میں جماعت سے نماز ادا کرنے کے احکام کے بعد کیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی مسجد میں ہی نماز پڑھائی؟

۱۵۷۔سوال نمبر ۸۲: کیا حضور علیہ السلام نے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جہاد یا بوقت سفر میدانوں میں نماز نہیں پڑھائی؟ خدارا غلط فتوے دیتے ہوئے کچھ تو سوچا کریں کہ کہیں ہمارے غلطوڑ فتوؤں کی زد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ عظام اور جمہور علماء واولیاء حضرات تو نہیں آگئے۔ (استغفر اللہ استغفر اللہ) یا اللہ ہم پر رحم ومغفرت فرما۔ آمین!

(۱۷) انہی میں سے ایک (مولانا عطاء اللہ بند یالوی مرتب، عتیق) نے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ترجمانی کرنے والے صحابی رضی اللہ عنہ اور یزید پلید کی ترجمانی کرنے والے تابعی ان دونوں کے مناظرہ مباحثہ میں تابعی کا نام مع القاب پیش کرتے ہوئے اسی تابعی کو حق والا (فاتح) پیش کرتا ہے اور صحابی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک حذف کرتے ہوئے اس کو حق کا مخالف اور شریر کہتا ہے۔ (اس کی تفصیل رسالہ فسق یزید ص ۸ شائع کردہ تحریک خدام اہلسنت بلاک نمبر ۱ سرگودھا میں موجود ہے)

۱۵۸۔سوال نمبر ۸۳: فرمائیں مدنی صحابی رضی اللہ عنہ کو شریر اور مخالف اور تابعی کو لائق فرزند وغیرہ ثابت کر کے صحابی رضی اللہ عنہ کا دفاع ہو رہا ہے یا تابعی کا اور یزید پلید کا؟

۱۵۹۔سوال نمبر ۸۴: یہ بھی فرمائیں کہ اشاعتیوں کی جماعت کا نام تحریک دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم صحیح تھا یا تحریک دفاع یزید؟

(۱۸) انہی میں سے ایک (علامہ احمد سعید چتروڑی مرتب، عتیق) نے کہا کہ اگر آپ لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں تو آپ تمام پر لعنت ہے اور پھر آپ کا مجھے تقریر کے لئے بلوانے پر بھی لعنت ہے (بیان ٹھکے والی گوجرانولہ، نوٹ یہ کیسٹ دفتر تحفظ ناموس رسالت حبیب آباد یا کی والے میں موجود ہے) مطالبہ پر کیسٹ سنائی جا سکتی ہے۔

برادران اہلسنت والجماعت! ہم نے یہ پہلی سمجھدار لعنت دیکھی ہے کہ زکوٰۃ کو ترک کرنے والے مسلمان

حضرات تبلیغ دین اور راہ حق پر چلانے کے لئے اشاعتیوں کے علامہ صاحب کو بلایا نہیں لعنت ان پر آئی نہیں، اللہ تعالیٰ ایسے یتیم العقل مفتیوں سے ہم سب کو بچائے اور ان کو بھی ہدایت عطاء فرمائے۔آمین!

(۱۹) شیخ الحدیث والتفسیر، سید المحققین، رأس الفقہاء، سرمایہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ نے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی اجلاس ۱۳۸۲ھ بمطابق ۱۹۶۲ء میں سینکڑوں ذمہ دار علماء کرام کے طے شدہ فیصلے کے مطابق جب ایک جامع کتاب تسکین الصدور لکھی اور اس میں جمہور علماء کرام رحمہم اللہ کی معتبر کتب (یعنی جن کتابوں کا اعتبار کیا جاتا ہے) سے مسئلہ قبر، مسئلہ دعاء استغفار واستشفاع وغیرہ پیش کیا تو اس کے رد میں فرقہ اشاعتیوں کے بزرگ مولوی صاحب نے لکھا۔"ہم اب آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ جتنی کتابوں میں یہ مسئلہ قبر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا استغفار استشفاع کا جو معتبر کتب میں لکھا جاچکا ہے وہ باغیوں کا لکھا ہوا ہے اور بس۔" (ندائے حق مولانا حسین نیلوی) (یہ کتاب موجود ہے)

۱۶۰۔سوال نمبر ۸۵: یہ تو آپ نے فرمادیا کہ وہ باغی ہیں اب یہ بھی ارشاد فرمادیں کہ وہ جمہور علماء دین کے باغی ہیں یا آپ کے ایجاد کردہ مسلک کے؟

۱۶۱۔سوال نمبر ۸۶: اگر یہ دین کے باغی ہیں (معاذ اللہ) تو موجودہ علماء کے پاس پیچھے کیا رہ گیا؟ کس کتاب کی طرف رجوع کریں؟

۱۶۲۔سوال نمبر ۸۷: فقہ کی کون سی کتاب ہے جس میں آپ کے مسلک کی مکمل ترجمانی پیش کی گئی ہو؟ مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ نہیں۔قریب سے صلوٰۃ وسلام نہیں سنتے۔اس نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔قبرستان میں السلام علیکم یا اھل القبور! کہنے سے مردے نہیں سنتے۔وسیلہ جائز نہیں، یہ شرکیہ عقائد ہیں۔ یزید پلید حق پر تھا اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پر ایک دن بھی پانی بند نہیں کیا گیا۔روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم والی جگہ جنت نہیں بلکہ مشرکوں کا قبرستان تھا وغیرہ۔

۱۶۳۔سوال نمبر ۸۸: حدیث یا شروح حدیث میں سے کون سی کتاب ہے جس میں فرقہ اشاعتی کے ایجاد کردہ طریقے کی مکمل ترجمانی ہو؟ تاکہ وہ محدث آپ کے فتویٰ کے مطابق باغی نہ ہو۔

۱۶۴۔سوال نمبر ۸۹: تفسیر کی کتب میں کون سی کتاب ہے جس میں آپ کے مسلک کی مکمل ترجمانی ہو اور وہ باغی نہ ہو؟

۱۶۵۔سوال نمبر ۹۰: بغاوت کی تعریف کیا ہے؟ تاکہ باغی اور غیر باغی کا امتیاز ہوسکے۔

۱۶۶۔سوال نمبر ۹۱: آپ نے فقہاء ومحدثین کرام رحمہم اللہ کی کتب کو معتبر بھی کہا اور ان کے مصنفین حضرات علماء کرام کو باغی بھی فرمادیا، کیا باغیوں کی کتب کا اعتبار کیا جاتا ہے؟ آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں۔

(۲۰) انہی میں سے ایک (علامہ سعید احمد چتروڑی مرتب، عتیق) نے آیت کریمہ:"ان الذین ینادونک من وراء الحجرات" (الایۃ) کے شان نزول میں مذکورہ قبیلہ بنو تمیم کے سردار سیدنا اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ اور ان کی معیت میں دربار نبوت میں حاضر ہونے والے اعرابی (دیہاتی) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو الو کے پٹھوں گدھوں اور جھری (جنگلی) بلیوں کے گھورنے سے تعبیر کیا ہے۔(نقل کفر کفر نباشد) بیان ۱۸ بلاک سرگودہا، یہ کیسٹ بھی موجود ہے۔

(۲۱) انہی میں سے ایک (مولانا عطاء اللہ بندیالوی مرتب، عتیق) نے دعویٰ کیا کہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے

متعلق تمام واقعات اختلافات سے پر ہیں اور آگے لکھا کہ ان میں سے بعض سرے سے غلط، بعض مشکوک، بعض ضعیف، بعض مبالغہ آمیز اور بعض من گھڑت ہیں۔ (واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر ص ۲ طبع اول) یہ کتاب موجود ہے۔

برادران اہلسنت! مولانا بندیالوی صاحب شہادت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ والے تمام واقعہ کو غلط مشکوک ضعیف اور من گھڑت اس لئے کہہ رہے ہیں تا کہ اس عظیم واقعہ کی عظمت سنی مسلمانوں کے دلوں سے ختم ہو جائے کہ یہ واقعہ کچھ نہیں۔ سب شیعہ حضرات کی جھوٹی روایات ہیں اور بس اس کے سوا کچھ حقیقت نہیں اور یہ منطقیانہ حملہ اس لئے کر رہے ہیں تا کہ یزید پلید کی محبت سنی مسلمانوں کے دلوں میں آجائے۔ حالانکہ مولانا بندیالوی صاحب کا یہ دعویٰ بھی پہلے دعوؤں کی طرح غلط ہے۔ مولانا صاحب نے اسی کتاب میں جن کتب کا مشہور اور شہرۂ آفاق کہا اور ان کا اعتبار کیا ہے، انہی کتابوں میں صحیح روایات سے یزید کا فسق وفجور ثابت ہے اس کے علاوہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جمہور محدثین مفسرین اور اکابر علماء دیوبند کی کتب سے یزید کا فسق ثابت ہے تفصیل کے لئے "رسالہ فسق یزید اور خارجی فتنہ" کا مطالعہ کریں۔

۱۶۷۔ سوال نمبر ۹۲: بیعت یزید پلید کے لئے پہلی دفعہ قاصد جب مدینہ منورہ پہنچا اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے اس بیعت کا انکار کیا۔ فرمائیں ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے انکار کی کیا وجہ تھی؟ جواب مع حوالہ پیش کریں اور کتاب بھی معتبر ہو جب کہ ہم کئی معتبر کتابوں سے ثابت کر چکے ہیں کہ انکار کی وجہ فقط فسق یزید تھی نہ کہ کرسی کا لالچ۔ باقی اگر آپ سوال کریں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یزید کی بیعت کر لی تھی تو اس کا جواب آسان ہے کہ وہ حضرات بھی سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرح فسق یزید پلید کے قائل تھے۔ مگر ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین کرام رحمۃ اللہ علیہ کا آپس میں اجتہادی اختلاف تھا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا اجتہاد یہ تھا کہ فاسق فاجر کی بیعت ناجائز ہے اور ان کے مدمقابل صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجتہاد تھا کہ ملکی حالات کو فتنوں سے بچانے کے لئے فاسق فاجر کی بیعت جائز ہے۔ ملاحظہ ہو تاریخ کی معتبرہ شہرہ آفاق کتاب (البدایۃ النہایۃ ج ۸ ص ۲۳۳) اور معتبر کتاب (مقدمہ ابن خلدون حصہ دوم ص ۳۰) اور عربی متن (ج اول ص ۲۱۲)

(۲۲) انہی میں سے ایک (مولانا محمد حسین نیلوی مرتب، محقق) نے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حسب ذیل گالیاں دیں بلفظہ ملاحظہ ہو: ضعیف حدیث پھر عمل ایک جنگلی (یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کا جب صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل حجت نہیں تو جنگلی کے عمل کا کیا مقام ہے۔" (ندائے حق ص ۳۰۴ طبع اول) اور آگے پھر اسی صحابی رضی اللہ عنہ پر حملہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اب عہد نبوت ختم ہونے کے بعد عہد خلافت راشدہ میں ایسے جنگلیوں کا عمل بغیر نکیر منقول ہونے کے بھی حجت نہیں تھا اور آگے پرھ حملہ... بلکہ ایک جاہل جنگلی کا قیاس ہے جو پرکاہ کے مقدار بھی وقعت نہیں رکھتا اور آگے اسی صحابی رضی اللہ عنہ پر پھر حملہ.....ابن تیمیہ وابن قیم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ جیسے ذہن علماء اس علت کو نہ سمجھ سکے ہوں اور ایک جنگلی ان پڑھ جاہل اس علت کو بھانپ گیا ہو۔ (ندائے حق حصہ اول ص ۳۰۵، ۳۰۶ طبع اول) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ اس انداز میں صحابہ کا دفاع کرنے سے ہم سنیوں کو بچائے۔ آمین!

۱۶۸۔ سوال نمبر ۹۳: کیا واقعی گالیاں دیتے ہوئے آپ کو علم نہیں تھا کہ جاہل، جنگلی اور ان پڑھ صحابی رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے ہیں یا تابعی کو؟ جب کہ یہ بالاتفاق صحابی رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کا نام سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہے اور حدیث بھی بالکل صحیح ہے یعنی نہیں آتا تو اپنے پیرومرشد شیخ التفسیر حضرت مولانا حسین علی صاحب آف واں بھچراں کی مشہور

کتاب (تحریرات حدیث ص ۲۵۵) (جن کی حضرت نیلوی نے شرح بھی کی، فتح المغیث) میں ہے: "وروی البیھقی وابن ابی شیبہ ان بلال بن حارث جاء الی قبر النبی وقال یا رسول اللہ استسق لامتک فانھم ھلکوا فاتاہ رسول اللہ فی المنام واخبرہ انھم یسقون" ترجمہ: فرقہ اشاعتی کے بزرگ حضرت مولانا حسین علی فرماتے ہیں کہ امام بیہقی اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی قبر مبارک پر آئے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے بارش طلب فرمائیں کیونکہ وہ ہلاک ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خواب میں ملے اور فرمایا بارش برسے گی۔

۱۶۹۔ سوال نمبر ۹۴: کیا صحابی رضی اللہ عنہ کو جاہل، ان پڑھ، جنگلی، شریر کہنا جائز ہے؟ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر جرح کر کے ان کی روایت کو مسترد کرنا جائز ہے۔

۱۷۰۔ سوال نمبر ۹۵: کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں اور ان پر جرح کرنے سے شیعیت کو تقویت نہیں ہو رہی؟ منافقین نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بے وقوف کہا تو فوراً وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے صحابی رضی اللہ عنہ کا دفاع کرتے ہوئے ان منافقوں کو بے وقوف کہا جیسا کہ پہلے پارہ دوسرا رکوع میں نص ہے۔

۱۷۱۔ سوال نمبر ۹۶: کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینے والے پر اللہ تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض؟ یہ حضرات دین پر ہیں یا دین سے دور؟

(۲۳) انہی میں سے ایک (مولانا عطاء اللہ بندیالوی مرتب عتیق) نے دعویٰ کہ حسینی قافلہ دس محرم الحرام کو کربلا میں پہنچا اور اسی دن شہید کر دیا اور پانی بند نہیں کیا گیا، تاکہ یزید پلید کا ظلم اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا صبر اور صبر کا اجر ظاہر نہ ہو۔ ملاحظہ ہو بلفظہٖ! "ہم تاریخی حوالہ جات سے ثابت کر چکے ہیں کہ حسینی قافلہ دس محرم الحرام کو میدان کربلا پہنچا اور اسی دن عصر کے وقت کوفیوں نے یکبارگی حملہ کر کے کئی افراد کو شہید کر دیا۔" اور آگے لکھتے ہیں "کربلا سے متعلق جھوٹے واقعات میں سے ایک واقعہ کا تذکرہ بڑھ چڑھ کر بیان کیا جاتا ہے کہ یزید کی فوج نے حسینی قافلہ پر پورے دس دن پانی بند رکھا۔" (واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر ص ۱۳۰ طبع اول)

برادران اہلسنت والجماعت! ہر وہ تاریخی حوالہ جس کو ہمارے اکابر نے قبول نہیں کیا ہم بھی قبول نہیں کریں گے تین دن آل رسول رضی اللہ عنہم پر پانی بند ہوا تھا اور دس محرم کو کربلا میں نہیں پہنچے اور نہ ہی یکبارگی حملہ ہوا تھا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو خارجی فتنہ حصہ دوم بحث فسق یزید)

(۲۴) انہی میں سے ایک (علامہ سعید احمد چتروڑی مرتب، عتیق) نے تقریر میں حسب ذیل تلے والی ضلع گوجرانوالہ میں بیان کیا یہ کیسٹ موجود ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں "ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدی من بعد ما بیناہ للناس فی الکتاب اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللٰعنون" او بندے جن کو اللہ پاک نے کتاب دی ہے اور حکم دیا ہے کہ یہ کتاب لے جاؤ۔ گھر میں نہیں رکھنا چھپا کر اور غلاف کے اندر دبا کر نہیں رکھنی اور چوم چاٹ بغل میں دبا کر نہیں رکھنا کتاب کو۔ یہ میری کتاب ہے کتاب اللہ ہے اسے لے جاؤ او میرے پاک پیغمبر او میرے نیک بندے اسے لے جاؤ یہ تمہارے لئے نہیں اور تمہارے پاس محفوظ رکھنے کے لئے نہیں بلکہ کس کے لئے ہے۔ "بینہ للناس" "ہم جاہلوں اور دنیا کے ان پڑھ لوگوں کے لئے یہ آپ ﷺ کو دے رہے ہیں۔ تمہارے اپنے گزارے کے لئے نہیں بلکہ پبلک کے واسطے عوام کو پڑھ کر سنائے رکھنا اگر کوئی مسئلہ پوچھے تو سمجھا دینا" یزکیھم

ویعلمهم الکتاب والحکمة'' اس کتاب کے ساتھ ان پلیدوں کو بھی پاک کرنا ان پڑھ لوگوں کو پڑھا بھی دینا بے وقوفوں کو دانائی بھی سکھانا تاکہ آپ ﷺ کے پاس جس وقت بھی آئیں اور آپ ان کے پاس جس وقت جائیں جو کہ پہلے ان پڑھ تھے اب وہ اچھے خاصے پڑھے ہوئے بن جائیں اور جو پلیدیاں ان کو گناہ کی لگی ہوئی تھیں تاکہ وہ پاک ہوجائیں اور پہلے وہ بے وقوف اور پاگل تھے تو وہ حکیم اور دانا بن جاویں یہ کتاب آپ کو صحیفہ دیتے ہیں خیال کرنا اگر آپ ﷺ نے اپنے پاس چھپا کر رکھ لی اور آپ بھی زندہ بیٹھے رہے اور کتاب بھی ساتھ لے کر بیٹھے رہے اور آگے لوگوں کو پڑھ کر نہ سنائی تو سن لو یہ سزا ملے گی۔''اولئک یلعنهم اللہ ویلعنهم اللعنون'' میری بھی تجھ پر لعنت برسے گی (معاذ اللہ) اور میرے فرشتوں کی بھی لعنت برسے گی (معاذ اللہ) اور چودہ طبقوں کی کائنات کی لعنتیں بھی تمہارے اوپر گر پڑیں گی۔ (معاذ اللہ)

۱۷۲۔ سوال نمبر ۹۷: کیا نام نہاد توحیدی کے نزدیک اس آیت کریمہ میں اور وارد شدہ تہدید ولعنت کا مصداق ذات نبوت ہے؟ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

۱۷۳۔ سوال نمبر ۹۸: کیا اس آیت کریمہ میں مذکورہ شدّ اللہ پاک اور تمام کائنات کی لعنت جیسی وعید شدید کا اطلاق وانطباق امام الانبیاء پر کرکے کلام الٰہی کی معنوی تحریف اور توہین نبوت کا ارتکاب نہیں ہے؟

۱۷۴۔ سوال نمبر ۹۹: کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اختصاص نبوت کے بعد اپنے محبوب ﷺ کو ان الفاظ سے خطاب فرمایا ہے؟

۱۷۵۔ سوال نمبر ۱۰۰: کیا رحمت اللعالمین اور سید الانبیاء وخاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت ورحمت عالمیت کی شان اکمال ابلاغ کا یہی صلہ ہے؟

۱۷۶۔ سوال نمبر ۱۰۱: کیا توحید کی اشاعت واہل قرآنی کا یہی طرّہ امتیاز ہے؟

۱۷۷۔ سوال نمبر ۱۰۲: کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پاگل اور بے وقوف کہنے والا دائرہ اسلام میں داخل ہے؟

۱۷۸۔ سوال نمبر ۱۰۳: کیا ایسے مغلظات کا قائل ''الا انهم هم السفهاء'' کا مصداق نہیں ہے؟

۱۷۹۔ سوال نمبر ۱۰۴: کیا اس آیت کریمہ کا شان نزول یہود ونصاریٰ ہیں یا کائنات کے لئے سرمایہ رحمت جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں؟

برادران اہلسنت والجماعت! یہی تقریر ملحوظ رکھتے ہوئے ڈیرہ غازی خان کے علماء ومفتیان کرام نے اس اشاعتی علامہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور اشتہار بھی شائع کیا وہ اشتہار جب علامہ نے پڑھا تو پیڈ میں اس بیان کا انکار کیا کہ میں نے یہ الفاظ ہرگز نہیں کہے اور میرا ایمان ہے کہ جو بھی ایسے بیان کرے وہ کافر ہے بعد میں ڈیرہ غازی خان ہی کے مجاہد دیوبندی پٹھان مولوی احمد سید گکڑ ہٹوی کے پاس گئے اور اس کو اس کی اپنی تقریر سنائی تب شرمندہ ہوا اور پھر اپنے ہی پیڈ پر اس کفر کا اقرار کیا کہ مجھ سے لاشعوری میں یہ غلطی ہوئی ہے۔ انکار نامہ اور اقرار نامہ کفر کے فتویٰ کا اشتہار اور کیسٹ موجود ہے۔

(۲۵) انہی میں سے ایک (مولانا عطاء اللہ بندیالوی مرتب، عتیق) نے تقریر میں کہا کہ بندیالوی کہتا ہے حسن نبی ﷺ کو بیان کرنا سیرت نہیں اور آگے فرمایا دانت کتنے خوبصورت تھے اس کے بیان کرنے کا نام سیرت نہیں ہے ولادت کے بیان کرنے کا نام سیرت نہیں ہے۔ مائی حلیمہ کے گھر دودھ پینا اس کے بیان کرنے کا نام سیرت نہیں ہے،

یہ نہیں ہے میرے نبی کی سیرت۔ (بیان جمعہ معاویہ مسجد سرگودہا، یہ کیسٹ بھی موجود ہے) حالانکہ مولانا بندیالوی صاحب کے سابقہ دعوؤں کی طرح یہ دعویٰ بھی غلط ہے۔ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کا ہر واقعہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی سیرت طیبہ میں شامل ہے۔ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر جملہ کتابیں اس کا زندہ ثبوت ہیں۔ "الم یجدک یتیماً فاوی" اس کی دلیل ہے "ووجدک ضالاً فھدی"، اس کی دلیل ہے "الم نشرح لک صدرک" اس کی دلیل ہے، "ووضعنا عنک وزرک" اس کی دلیل ہے، "ووجدک عائلاً فاغنی" اس کی دلیل وغیرہ وغیرہ۔

۱۸۰۔ سوال نمبر ۱۰۵: چالیس سال کی عمر مبارک کے بعد جب اعلان نبوت کا وقت آیا اور سب سے پہلے حضور علیہ السلام نے قریشیوں کے سامنے اپنا چالیس سالہ دور مبارک پیش کیا کہ بتاؤ اس میں تم نے مجھے کیسے پایا؟ اگر یہ سیرت طیبہ نہیں تو حضور ﷺ نے اس سیرت کو بطور دلیل کے کیوں پیش کیا؟

آخری گزارش! باقی اگر کوئی مماتی اشاعتی ہم پر سوال کرے کہ بندیالوی گروپ نے تو ککڑ ہٹوی گروپ کو نکال دیا ہے تو جواب آسان ہے کہ ہمیں صحیح علم نہیں کہ انہوں نے ان کو نکالا ہے یا انہوں نے ان کو نکالا ہے دونوں کا برابر دعویٰ ہے کہ ہم اصلی اشاعتی ہیں۔

ان دونوں میں اصل اور نقل کا ہمیں علم نہیں ہے ویسے بھی ہمارے پاکستان میں ملاوٹ کا زور ہے نقل مطابق اصل بنا کر پیش کی جاتی ہے۔

اور اس کالم میں ہمارے مخاطب فقط اشاعتی ہیں تا کہ سنی مسلمان اشاعتیوں کا دونوں گروہوں کے تخلیات ونظریات سے باخبر ہو جائیں۔ نیز باقی نمبر ۴، ۱۱، ۱۵، ۱۹، ۲۲ کے ملفوظات علیا ولغویات عجیبہ کے قائل حضرت مولانا محمد حسین صاحب نیلوی ہیں اور نمبر ۱، ۳، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۸، ۲۰، ۲۴ کے خرافات رذیلہ کے قائل فرقہ اشاعتی کے بے لگام علامہ احمد سعید خان بلوچ ککڑ ہٹوی چتروڑ گڑھی ہیں اور نمبر ۲، ۵، ۹، ۱۳، ۱۷، ۲۱، ۲۳، ۲۵ کے تخیلات ونظریات کے قائل مولانا محمد عطاء اللہ صاحب بندیالوی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ذہن میں رہے کہ مولانا عطاء اللہ صاحب بندیالوی کے تخیلات ابھی کثیر تعداد میں موجود ہیں جن کی کچھ جھلک ان شاء اللہ تیسری قسط میں بہت جلد منظر عام پر آ رہی ہے۔　　وما علینا الا البلاغ المبین!

آخر میں بندہ ناچیز کی طرف سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب سنی مسلمانوں کو اپنے اکابر علماء دیوبند کی جملہ تحقیقات قبول کرنے اور ان پر مکمل اعتماد کرنے اور انہی انعام یافتہ علماء کرام کے راستے پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی وآلہ واصحابہ اجمعین!

خادم اہل سنت
محمد عاصم حنفی
مدرس سراج العلوم مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر ۱ سرگودھا
خادم تحریک خدام اہلسنت، سرگودھا
یکم رجمادی الثانی ۱۴۲۳ھ بروز اتوار